THU.5.June.2025
VOLUME:20 NO:137
Mob:8055362952
Price: 3=00
Pages=4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

Established May 1994 : قائم شدہ:مئی

ورقِ تازہ ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز جمعرات 5/جون 2025
جلد:20 شمارہ: 137
8/ذی الحجہ 1446ھ
قیمت 00=3روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com-Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

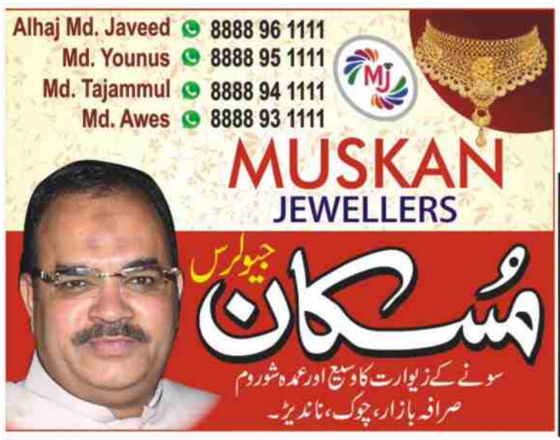

بنگلورو کے چناسوامی اسٹیڈیم کے باہر مچی بھگدڑ

آرسی بی کی جیت کی خوشی ماتم میں تبدیل، 11 / افراد کی موت 33 زخمی

بنگلورو: (ایجنسیز) یہاں کے چناسوامی اسٹیڈیم کے باہر آئی پی ایل کے 18ویں سیزن کی فاتح آر سی بی کا وکٹری پریڈ ماتم میں تبدیل ہو گیا۔ مختلف ذرائع سے ملی اطلاع کے مطابق اس بھگدڑ میں اب تک 11 لوگوں کی موت ہو چکی ہے اور 33 افراد زخمی ہوئے ہیں۔ حادثے کے بعد زخمیوں کو نزدیکی اسپتالوں میں داخل کرا دیا گیا ہے۔ زخمیوں میں کئی کی حالت نازک بتائی جا رہی ہے۔ پولیس اور امدادی ٹیمیں موقع پر موجود ہیں اور حالات پر قابو پانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ رائل چیلنجرس بنگلورو کی ٹیم 3 جون کو احمد آباد کے نریندر مودی اسٹیڈیم میں کھیلے گئے فائنل مقابلہ میں پنجاب کنگس کو 6 رنوں سے شکست دے کر تاریخ رقم کر دی تھی۔ آرسی بی کے مداح چناسوامی اسٹیڈیم کے باہر ٹیم اور خاص طور سے وراٹ کوہلی کی ایک جھلک پانے کے لیے بے تاب تھے۔ واضح ہو کہ وکٹری پریڈ میں شامل ہونے کے لیے مداحوں کا جم غفیر چناسوامی اسٹیڈیم کے باہر جمع ہو گیا۔ اسٹیڈیم کی کل گنجائش 40000 لوگوں کی تھی، لیکن 5 لاکھ کے قریب لوگ جمع ہو گئے تھے۔ لوگ جبراً اسٹیڈیم میں گھسنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اسی دوران بھیڑ کو کنٹرول کرنے کے لیے پولیس نے لاٹھی چارج کیا، جس کی وجہ سے بھگدڑ مچ گئی۔ لوگ افراتفری میں اِدھر اُدھر بھاگنے لگے، کئی لوگ ایک دوسرے کو روندتے ہوئے نکل گئے تو کئی کو بھیڑ کی وجہ سے سانس لینے میں پریشانی ہونے لگی۔ بھگدڑ پر بی سی سی آئی کے نائب صدر راجیو شکلا کا بیان سامنے آیا ہے۔ انہوں نے نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ "حکومت نے بھگدڑ یا ایسی کسی بھی صورت حال سے بچنے کے لیے روڈ شو کو روک دیا تھا۔ لیکن یہ اندازہ نہیں تھا کہ اسٹیڈیم کے باہر بھگدڑ مچ جائے گی۔ نقصان پر قابو پانے کے لیے سب کو مل کر کام کرنا چاہیے۔" کرناٹک کے وزیر اعلیٰ سدارمیا کا بیان بھی آیا ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا کہ "بنگلورو کے چناسوامی اسٹیڈیم میں آرسی بی ٹیم کی جیت کے جشن کے دوران بھگدڑ کے بارے میں سن کر ہمیں بہت صدمہ ہوا، جس میں کئی لوگوں کی جانیں گئیں اور کئی لوگ شدید طور پر زخمی ہو گئے۔ اس حادثہ کے درد نے فتح کی خوشی کو بھی ختم کر دیا۔ مرنے والوں کی روح کو سکون ملے، زخمیوں اور اسپتال میں زیر علاج افراد کی جلد صحت یابی کے لیے دعا گو ہوں۔ میری تعزیت ان متاثرہ خاندانوں کے ساتھ ہے جنہوں نے اپنے پیاروں کو کھو دیا ہے۔" ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ "اس طرح کے بھگدڑ اور ناخوشگوار واقعات کے خدشے کے پیش نظر ٹیم کو وکٹری پریڈ مارچ کی اجازت نہیں دی گئی۔ تاہم یہ حادثہ اسٹیڈیم کے قریب جمع لوگوں کے ہجوم کی وجہ سے پیش آیا۔ میں عوام سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ سمجھیں کہ زندگی پیار اور پیار سے زیادہ اہم ہے اور حفاظت کو اولین ترجیح دیں۔"

بنگلورو سانحہ پر راہل اور کھڑگے کا اظہار افسوس

بنگلورو: (ایجنسیز) لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف اور کانگریس کے سینئر رہنما راہل گاندھی نے بنگلورو میں چناسوامی اسٹیڈیم کے باہر پیش آنے والے افسوسناک سانحے پر گہرے دکھ اور تعزیت کا اظہار کیا ہے، جہاں رائل چیلنجرز بنگلورو (آرسی بی) کی آئی پی ایل 2025 کی فتح کے جشن کے دوران بھگدڑ مچنے سے کم از کم 11 افراد جاں بحق اور 33 زخمی ہو گئے۔ راہل گاندھی نے ایکس (سابقہ ٹوئٹر) پر اپنے بیان میں لکھا،" بنگلورو کے چناسوامی اسٹیڈیم کے قریب آرسی بی کی آئی پی ایل جیت کے جشن کے دوران ہونے والی المناک بھگدڑ دل دہلا دینے والی ہے۔" راہل گاندھی نے مزید لکھا، "جن خاندانوں نے اپنے پیاروں کو کھو دیا ہے، ان سے دلی تعزیت کرتا ہوں اور زخمیوں کی جلد اور مکمل صحتیابی کی دعا کرتا ہوں۔ غم کی اس گھڑی میں میں بنگلورو کے عوام کے ساتھ کھڑا ہوں۔ کرناٹک حکومت کو متاثرہ خاندانوں کو ہر ممکن مدد اور راحت فراہم کرنی چاہیے۔"

مودی حکومت کی 'سرنڈر پالیسی' سے قومی وقار اور سفارتی مفادات کو ٹھیس پہنچی: کانگریس

نئی دہلی: کانگریس نے وزیر اعظم نریندر مودی پر شدید الزام عائد کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کی قیادت میں ہندوستانی خارجہ پالیسی مکمل طور پر ناکام ثابت ہوئی ہے، جس کے باعث ملک کے قومی اور سفارتی مفادات کو سنگین نقصان پہنچا ہے۔ پارٹی کے ترجمان پون کھیڑا نے پریس کانفرنس کے دوران چین، پاکستان، امریکہ اور روس کے ساتھ تعلقات میں پیش آئی متعدد کمزوریوں کا ذکر کرتے ہوئے مودی حکومت پر 'سرنڈر' کی پالیسی اپنانے کا الزام لگایا۔ پون کھیڑا نے الزام لگایا کہ امریکی صدر ٹرمپ نے 21 دنوں میں 11 بار ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جنگ بندی میں ثالثی کا دعویٰ کیا، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مودی حکومت نے امریکہ کو ثالث بننے دیا۔ 23 مئی 2025 کو امریکی وزیر تجارت نے یہ بھی اعتراف کیا کہ دونوں ملکوں نے امریکہ کی مداخلت کو تسلیم کیا، جو کہ ہندوستانی خودمختاری پر سوالیہ نشان ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسٹیل پر ٹیرف اور ٹیکس کے باوجود ہندوستان 'میک ان انڈیا' جیسے اہم تجارتی منصوبوں سے باہر رکھا گیا، جبکہ چین کو فوقیت دی گئی۔ برکس جیسے پلیٹ فارم پر بھی ہندوستان کو تنہا چھوڑ دیا گیا۔ نومبر 2024 میں ٹرمپ نے برکس پر صد فیصد ٹیرف لگانے کی دھمکی دی اور کہا کہ برکس فوت ہو چکا، جبکہ مودی حکومت خاموش رہی۔

سکم میں شدید لینڈ سلائڈنگ، کئی علاقوں کے رابطے منقطع

فوج کا ریسکیو مشن جاری

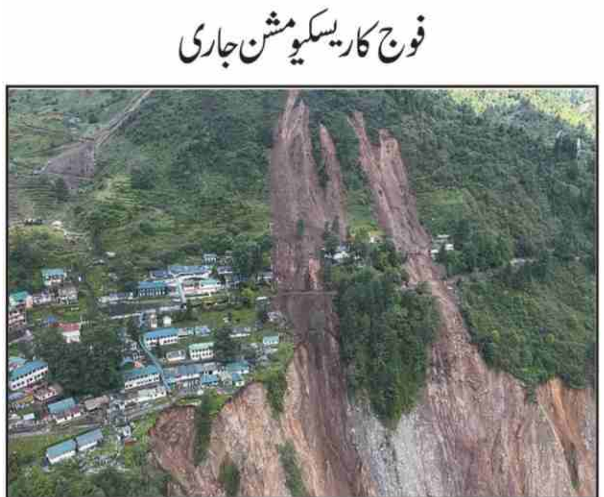

شمال مشرقی ریاستوں، خاص طور پر سکم، منی پور اور تریپورہ میں شدید لینڈ سلائڈنگ اور بارش کے باعث معمولات زندگی بری طرح متاثر ہوئے ہیں۔ کئی علاقوں میں گھروں میں پانی بھر گیا، جس کے باعث سیکڑوں افراد کو محفوظ مقامات پر منتقل ہونا پڑا۔ سکم میں خراب موسم اور دشوار گزار پہاڑی علاقوں کے باوجود فوج مسلسل ریسکیو اور ریلیف مشن میں مصروف ہے۔ بدھ کو وزارت دفاع کی جانب سے دی گئی معلومات کے مطابق، چھتین گاؤں کا زمینی رابطہ مکمل طور پر منقطع ہونے کے باوجود فوجی جوان وہاں پیدل پہنچے اور 113 سیاحوں کا پتہ لگایا۔ ان میں سے 30 افراد کو ایئر فورس کے ذریعے بحفاظت نکالا گیا، جن میں کئی غیر ملکی بھی شامل ہیں۔ اس کے ساتھ ہی، علاقے میں تا حال ریسکیو آپریشن جاری ہے۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق 6 افراد اب بھی لاپتہ ہیں، جن کی تلاش کے لیے خصوصی ٹیمیں جدید آلات کے ساتھ سرگرم ہیں۔ فوج کا کہنا ہے کہ ہر انسانی جان قیمتی ہے اور ہر ممکن کوشش جاری رہے گی۔ دوسری جانب، منی پور اور تریپورہ میں بھی بارشوں اور سیلاب کی وجہ سے معمولات زندگی مفلوج ہو چکے ہیں۔ یہاں عوام کی مدد کے لیے آپریشن 'جل راحت-2' کے تحت آسام رائفلز کی 10 ٹیمیں متحرک کی گئی ہیں۔ ان ٹیموں کو انسپکٹر جنرل آسام رائفلز کی نگرانی میں مختلف مقامات پر تعینات کیا گیا ہے۔ پورامپت، جے این آئی ایم ایس، وانکھئی اور وانگکھائی جیسے علاقوں میں آٹھ ٹیموں نے اب تک 629,2 افراد کو محفوظ مقام پر پہنچایا ہے۔ ان علاقوں میں 250 سے زائد افراد کو طبی امداد دی گئی، جبکہ بڑی مقدار میں خوراک اور صاف پانی کی تقسیم بھی کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ، چاند پور، ریشم باغان، بھوٹان کھال اور کامرنگا میں بھی دو ٹیموں نے 200 شہریوں کو بچایا اور انہیں فوری طبی و غذائی امداد فراہم کی گئی۔

ملک میں ذات پر مبنی مردم شماری کی تاریخ طے، 2 مرحلوں میں ہوگی مکمل

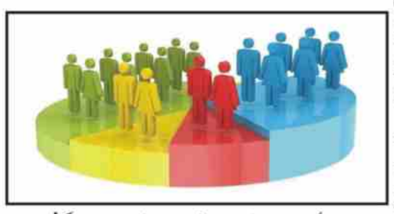

ملک میں ذات پر مبنی مردم شماری کی حتمی تاریخ کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ ذات پر مبنی مردم شماری 2 مرحلوں پر مشتمل ہوگی۔ اس کا پہلا مرحلہ یکم اکتوبر 2026 سے شروع ہوگا، جبکہ دوسرے مرحلے کی شروعات یکم مارچ 2027 سے ہوگی۔ پہلے مرحلہ میں 4 ریاستوں اتراکھنڈ، ہماچل پردیش، لداخ اور جموں و کشمیر میں ذات پر مبنی مردم شماری ہوگی۔ واضح ہو کہ آزاد ہندوستان میں پہلی بار ذات پر مبنی مردم شماری ہونے جا رہی ہے۔ 1931 کے بعد اب تک ہندوستان میں ذات پر مبنی مردم شماری نہیں ہوئی تھی۔ حالانکہ ملک میں ہر 10 سال پر مردم شماری کرائی جاتی ہے۔ 2011 میں آخری بار مردم شماری کرائی گئی تھی۔ اصولاً مردم شماری 2021 میں ہونی تھی لیکن کورونا کی وجہ سے نہیں ہو سکی۔ اس بار کی ذات پر مبنی مردم شماری میں ڈیجیٹل طریقے کو بھی اپنایا جائے گا۔ ڈیجیٹل استعمال سے وقت کی بچت ہوگی اور درستگی میں بھی اضافہ ہوگا۔ تقریباً 3 سال میں ذات پر مبنی مردم شماری کے عمل کو مکمل کر لیا جائے گا۔ ویسے مردم شماری میں عام طور پر 5 سال کا وقت لگتا تھا۔ ہندوستان کی مردم شماری، مردم شماری ایکٹ 1948 اور مردم شماری قانون 1990 کے دفعات کے تحت کی جاتی ہے۔ 2011 کی مردم شماری 2 مرحلوں میں کی گئی تھی۔ آزادی کے بعد 1951 سے 2011 تک 7 بار اور ہندوستان میں کل 15 بار مردم شماری کی جا چکی ہے۔ مردم شماری میں اقلیتوں، درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کو شمار کیا جاتا ہے، لیکن دیگر ذاتوں کو شمار نہیں کیا جاتا۔ قابل ذکر ہے کہ ملک میں کافی دنوں سے اپوزیشن اور خاص طور سے کانگریس کی جانب سے ذات پر مبنی مردم شماری کا مطالبہ کیا جا رہا تھا۔ 30 اپریل کو مودی حکومت نے ذات پر مبنی مردم شماری کرانے کا فیصلہ کیا اور اب حتمی تاریخ کا بھی اعلان کر دیا گیا ہے۔ ایسے میں اس بات کا قوی امکان ہے کہ ذات پر مبنی مردم شماری کے بعد ملک کا سیاسی ڈھانچہ تبدیل ہو جائے گا۔ اس کا براہ راست اثر اسمبلی اور پارلیمانی حلقوں میں بھی دیکھنے کو ملے گا۔ اس سے یہ معلوم ہو سکے گا کہ کس اسمبلی اور پارلیمانی حلقہ میں کس ذات کی کتنی آبادی ہے۔ ذات پر مبنی مردم شماری کا اثر سیاست پر بھی پڑے گا۔ ساتھ ہی ذات پر مبنی اعداد و شمار آنے کے بعد حکومت پر ریزرویشن کی حد میں اضافے کا دباؤ بھی ہوگا۔

شیخ مجیب الرحمان اب مجاہد آزادی نہیں؟

بنگلہ دیشی حکومت کا متنازع فیصلہ

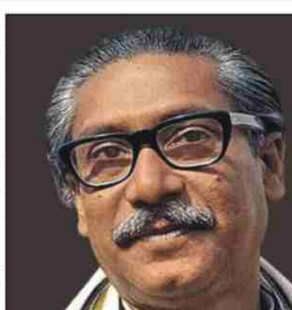

ڈھاکہ: بنگلہ دیش کی عبوری حکومت نے مجاہدین آزادی کی فہرست پر نظرِ ثانی کرتے ہوئے ملک کے بانی رہنما شیخ مجیب الرحمان سمیت 400 سے زائد شخصیات کو مجاہدِ آزادی※ (بیر مکتی جودھا) کے درجے سے خارج کر دیا ہے۔ اس فیصلے سے ملک کی سیاست میں نیا ہنگامہ برپا ہو گیا ہے۔ یہ اقدام اس نئے آرڈیننس کے تحت اٹھایا گیا ہے جو حال ہی میں عبوری حکومت نے جاری کیا۔ آرڈیننس میں مجاہد آزادی※ کی تعریف کو ازسرِ نو ترتیب دیا گیا ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ صرف وہی افراد اس درجے کے مستحق ہیں جنہوں نے 26 مارچ سے 16 دسمبر 1971 کے درمیان براہِ راست پاکستانی فوج اور ان کے مقامی اتحادیوں کے خلاف لڑائی میں حصہ لیا ہو۔ ان اتحادیوں میں رضاکار، جماعت اسلامی، مسلم لیگ اور شوریٰ کمیٹی جیسے گروہ شامل تھے۔ نئے قانون کے تحت ان افراد کو صرف 'مکتی سنگرام کے معاونین' قرار دیا گیا ہے جنہوں نے اگرچہ آزادی کی تحریک کی حمایت کی لیکن خود محاذ پر نہیں لڑے۔ اس میں شیخ مجیب الرحمان، سابق وزیر اعظم تاج الدین احمد، قائم مقام صدر سید نذرالاسلام اور متعدد دیگر ارکانِ پارلیمنٹ شامل ہیں جنہوں نے مجیب نگر حکومت میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ اس ترمیمی آرڈیننس میں نہ صرف شیخ مجیب الرحمان کا ذکر حذف کیا گیا ہے، بلکہ ان شقوں کو بھی نکال دیا گیا ہے جن میں انہیں بانیٔ قوم یا آزادی کی علامت کے طور پر تسلیم کیا گیا تھا۔ اہم بنگلہ دیشی اخبارات کے مطابق اس فیصلے سے بیرونِ ملک خدمات انجام دینے والے صحافی، ڈاکٹر، نرسیں اور سوادھین بنگلہ فٹبال ٹیم کے ارکان اب 'معاونین' کے طور پر تسلیم کیے جائیں گے، نہ کہ مجاہدین کے طور پر۔ ممتاز محقق اور مصنف افسان چودھری نے اس فیصلے کو بیوروکریسی کی من مانی※ قرار دیا۔ انہوں نے روزنامہ دی ڈیلی سٹار※ کو بتایا کہ ہر حکومت اپنی سہولت کے مطابق مجاہدین کی فہرست تبدیل کرتی رہی ہے، اور اس میں ذاتی و سیاسی مفادات شامل ہوتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ عوام کے دل میں آزادی کی تحریک اور اس کے اصل کردار آج بھی زندہ ہیں، انہیں کاغذی فیصلوں سے نہیں مٹایا جا سکتا۔ یہ فیصلہ ایک ایسے وقت پر سامنے آیا ہے جب بنگلہ دیش میں انتخابی سرگرمیاں جاری ہیں اور عبوری حکومت مختلف انتظامی اقدامات کر رہی ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق اس آرڈیننس سے عوامی ردعمل شدید ہو سکتا ہے، کیونکہ شیخ مجیب الرحمان کو بنگلہ دیش کا بانی اور سب سے بڑا قومی ہیرو تصور کیا جاتا ہے۔

پارلیمنٹ-اسمبلی کے قانون بنا لینے سے عدالت کی توہین نہیں ہوتی

13 سال پرانے معاملے پر سپریم کورٹ کا اہم فیصلہ

سپریم کورٹ نے کہا ہے کہ پارلیمنٹ یا کسی ریاستی اسمبلی کے ذریعہ بنائے گئے کسی بھی قانون کو عدالت کی توہین نہیں مانا جا سکتا۔ حالانکہ اسی کے ساتھ عدالت نے اپنے حکم میں کہا کہ مقننہ کے ذریعہ پاس کسی بھی ایکٹ کو قانونی عمل کے تحت آئینی جواز کی بنیاد پر چیلنج کیا جا سکتا ہے۔ سپریم کورٹ کی جسٹس بی وی ناگرتنا اور جسٹس ستیش چندر شرما کی بنچ نے یہ تبصرہ ماہر سماجیات اور دہلی یونیورسٹی کی سابق پروفیسر نندنی سندر اور دیگر کے ذریعہ دائر 2012 کی توہین عدالت کی عرضی کا نپٹارہ کرتے ہوئے کیا۔ یہ عرضی چھتیس گڑھ حکومت کے ذریعہ اپنے 2011 کے اس حکم پر عمل نہیں کرنے کے الزام میں داخل کی گئی تھی جس میں سلوا جوڈوم جیسے گروپوں کو حمایت دینے اور ماؤنوازوں سے لڑائی کے نام پر خصوصی پولیس افسروں (ایس پی او) کی شکل میں آدیباسیوں کو اسلحہ دینے سے روکنے کی ہدایت دی گئی تھی۔ دراصل عرضی دہندہ نے الزام لگایا تھا کہ عدالت عظمیٰ کے حکم کی خلاف ورزی ہوئی ہے کیونکہ چھتیس گڑھ حکومت نے 2011 میں چھتیس گڑھ معاون مسلح پولیس فورس ایکٹ پاس کر دیا تھا، جس نے ایک معاون دستہ کو ماؤنواز/نکسلی تشدد سے نپٹنے میں سلامتی دستوں کی مدد کرنے کی اجازت دی اور موجودہ ایس پی او کو مستقل طور پر اس دستے میں شامل کر لیا۔ عرضی دہندہ نے کہا کہ ریاستی حکومت نے سلوا جوڈوم پر دی گئی ہدایات کی خلاف ورزی کی اور ایس پی او کا استعمال بند کرنے اور انہیں غیر مسلح کرنے کی بجائے انہیں مستقل کرنے والا قانون پاس کر دیا۔ ساتھ ہی یہ الزام بھی لگایا کہ ریاستی حکومت نے اب تک سلامتی دستوں کے قبضے سے اسکولی عمارتوں اور آشرموں کو خالی نہیں کرایا ہے اور نہ ہی سلوا جوڈوم اور ایم پی او سے متاثرہ لوگوں کو کوئی معاوضہ دیا گیا ہے۔ سپریم کورٹ نے 15 مئی کو دیئے گئے اپنے فیصلے میں کہا کہ عدالت عظمیٰ کے حکم کے بعد اگر چھتیس گڑھ حکومت کوئی قانون بناتی ہے تو وہ توہین کا معاملہ نہیں بنتا۔ عدالت نے کہا کہ آئین کے ذریعہ قائم مساوی سماجی نظام کے مقاصد حاصل کرنے کے لیے قانون کی حکمرانی بنی رہے، اس کے لیے خود مختار افعال کے درمیان توازن بنائے رکھنا ضروری ہے۔

توڑ پھوڑ کو لے کر افواہ پھیلانے والوں پر دہلی حکومت سخت

قصورواروں کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کی ہدایت

نئی دہلی: دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا کی صدارت میں منگل کی دیر رات سکریٹریٹ میں غیر قانونی تعمیرات کے خلاف چل رہی کارروائی پر ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ ہوئی۔ میٹنگ میں پی ڈبلیو ڈی، ڈی ڈی اے، ایم سی ڈی، میونسپل کارپوریشن اور جل بورڈ کے سینئر افسران موجود تھے۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ نے کہا کہ کچھ لوگوں کے ذریعہ یہ افواہ پھیلائی جا رہی ہے کہ جھگیوں کو منہدم کیا جا رہا، جبکہ حکومت نے یہ یقین دہانی کرائی ہے کہ بغیر ان کو پکے مکان دیئے کوئی بھی جھگی نہیں توڑی جائے گی۔ توڑ پھوڑ پر افواہ پھیلانے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ وزیر اعلیٰ نے افواہ پھیلانے والوں پر ایف آئی آر بھی درج کرنے کی ہدایت دی ہے۔ میٹنگ میں وزیر اعلیٰ نے جھگیوں میں رہنے والے لوگوں کے لیے بنیادی سہولت یقینی کرنے کے مقصد سے ایک کثیر الجہتی ایکشن پلان پر تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے سبھی محکموں کو ہدایت دی کہ جھگی کالونی میں سیور، آبی نکاسی، پینے کے پانی، سڑک، اسٹریٹ لائٹ، کمیونٹی ٹوائلٹ اور کچرا مینجمنٹ جیسی ضروری سہولیات کا فوری طور پر انتظام کیا جائے۔ ریکھا گپتا نے کہا کہ ہماری حکومت نے جھگیوں میں بہتر سہولتیں مہیا کرانے کے لیے 700 کروڑ کا بجٹ الاٹ کیا ہے۔ ریکھا گپتا نے کہا کہ جھگی میں رہنے والوں کو احترام کے ساتھ جینے کا حق ہے۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ انہیں بھی وہی سہولتیں ملیں جو شہر کے دیگر شہریوں کو حاصل ہیں۔ حکومت کا مقصد معیار زندگی میں بہتری لانا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے واضح کیا کہ دہلی کی سبھی جھگی بستیوں کی ترقی مرحلہ وار طریقے سے کی جائے گی۔ جھگیوں سے متعلق کوئی بھی کام کرنے سے پہلے حکومت کو اطلاع دینی ضروری ہے۔ وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا نے کہا کہ جن اسٹریٹ وینڈروں کے پاس وزیر اعظم سوندھی منصوبہ کے کاغذات ہیں، انہیں متبادل مقام کا انتظام بھی کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہم عوامی نمائندے ہیں، عوام کے لیے ہم جواب دہ ہیں اس لیے ایسے کاموں میں انسانی پہلو کا بھی دھیان رکھا جانا چاہیے۔ میٹنگ میں افسروں نے یہ بھی اطلاع دی کہ زیادہ تر کارروائی ان غیر قانونی قبضوں کے خلاف جاری ہیں جن کی وجہ سے آمد و رفت متاثر ہو رہی ہے۔

آر بی آئی کی مانیٹری پالیسی کمیٹی کی میٹنگ آج سے شروع، شرح سود میں کمی کا امکان

ممبئی/نئی دہلی: ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی) کی مانیٹری پالیسی کمیٹی (ایم پی سی) کی میٹنگ بدھ سے شروع ہو گئی ہے، جس میں شرح سود میں کمی کے امکانات پر غور کیا جائے گا۔ ماہرین اقتصادیات اور صنعت کے ماہرین کا ماننا ہے کہ مرکزی بینک ریپو ریٹ میں 25 بنیادی پوائنٹس یا 0.25 فیصد کی کمی کر سکتا ہے۔ آر بی آئی کے گورنر سنجے ملہوترا 6 جون کو اس میٹنگ کے فیصلوں کا اعلان کریں گے۔

پارلیمنٹ کے مانسون اجلاس کی تاریخ کا اعلان، 21 جولائی سے 12 اگست تک رہے گا جاری

نئی دہلی: آپریشن سندور پر بحث کے لیے اپوزیشن جماعتوں کے پارلیمنٹ کا خصوصی اجلاس بلانے کے مطالبے کے درمیان مرکزی حکومت کی جانب سے پارلیمنٹ کے مانسون اجلاس کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ پارلیمنٹ کے مانسون اجلاس کا آغاز 21 جولائی 2025 سے ہوگا۔ خیال رہے کہ کل ہی انڈیا اتحاد میں شامل 16 سیاسی جماعتوں نے وزیر اعظم کے نام خط تحریر کرتے ہوئے پارلیمنٹ کا خصوصی اجلاس بلانے کا مطالبہ کیا تھا۔ رپورٹ کے مطابق، پارلیمانی امور کی کابینہ کمیٹی نے مانسون اجلاس کی تاریخوں سے متعلق تجویز صدر دروپدی مرمو کو بھیج دی ہے، جس میں مانسون اجلاس 21 جولائی سے 12 اگست کے درمیان بلانے کی سفارش کی گئی ہے۔ آپریشن سندور کے بعد اس پہلے اجلاس کے ہنگامہ خیز ہونے کے آثار ہیں۔ حکومت کا کہنا ہے کہ پارلیمنٹ کے آئندہ مانسون اجلاس کے دوران اپوزیشن اگر اصولوں کے تحت بحث کا مطالبہ کرتا ہے تو وہ پہلگام دہشتگرد حملہ اور آپریشن سندور پر بحث کے لیے تیار ہے۔ آئندہ اجلاس کے دوران حکومت الہ آباد ہائی کورٹ کے جج جسٹس یشونت ورما کے خلاف مواخذے کی تحریک لانے کی بھی تیاری کر رہی ہے۔ حکومت جسٹس یشونت سنہا کے خلاف مواخذے کی تحریک لانے کے حوالہ سے کسی بھی طرح کی جلد بازی نہیں کرنا چاہتی اور اپوزیشن جماعتوں کو اعتماد میں لینا چاہتی ہے۔ جسٹس یشونت سنہا کے خلاف مواخذے کی تحریک سے متعلق عمل کو شروع کرنے سے قبل تمام اپوزیشن جماعتوں سے بات کرنے کی ذمہ داری پارلیمانی امور کے وزیر کرن رججو کو سونپی گئی ہے۔ کرن رججو نے اب تک اس معاملہ پر کانگریس، سماجوادی پارٹی، ترنمول کانگریس اور ڈی ایم کے کے لیڈران سے بات چیت کی ہے اور دیگر جماعتوں سے کے لیڈران سے بھی بات کی جا رہی ہے۔

ممبئی: دیونار سلاٹر ہاؤس بکرا منڈی میں خریداروں کا اژدھام

88 ہزار بکروں کی فروخت، کانگریس رہنما عارف نسیم خان کا دورہ

ممبئی، 4 جون (ایجنسیز) ممبئی کے شمال مشرقی علاقہ میں واقع دیونار سلاٹر ہاؤس میں تاجروں اور خریداروں کو درپیش مسائل کے پیش نظر کانگریس رہنماء اور اے آئی سی سی ممبر اور سینئر کانگریس لیڈر عارف نسیم خان نے آج یہاں کا دورہ کیا اور سلاٹر ہاؤس کے جنرل منیجر کلیم پاشا پٹھان، سینئر انسپکٹر دیونار سید باسط علی اور دیگر سرکاری اور بی ایم سی کے افسروں سے تبادلہ کیا۔ انھوں نے کہا کہ ابتدائی دنوں کے کی نسبت شکایتوں میں کمی واقع ہوئی ہے انتظامات اور حفاتی اقدامات پہلے کے لیے مقابلے میں کافی بہتر ہیں۔ مذکورہ میٹنگ کے آغاز میں عارف نسیم خان نے کہا کہ عیدالاضحیٰ کے موقع پر ہونے والی تیاریاں اور خاص کر کے پولیس ڈیپارٹمنٹ اور ٹریفک ڈیپارٹمنٹ کے اقدامات کا جائزہ لینے اور بہت سی چیزوں کو لے کے بہت ساری باتیں اور شکایتیں موصول ہوتی رہی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمیشہ بی ایم سی اور پولیس عملہ کوشش کرتا ہے کہ شکایت نہ ہو لیکن ہم چاہتے ہیں کہ دو تین ایشو پر حکام۔ توجہ دیں گے۔ جن میں ایک اہم مسئلہ یہاں لا اینڈ آرڈر سے متعلق ہے اور لوگوں کے جیب کٹنا اور بکروں کی چوری ہے اور یہ سب بہت زیادہ ہوتی ہیں۔ دوسرا اہم مسئلہ باہر سے جو تاجر آتے ہیں، انہیں گاڑی پارکنگ وغیرہ کی دقت ہول ہوتی ہے۔ عارف نسیم خان نے کہا کہ بارش کا سیزن ہونے کی وجہ سے جانوروں کو اچھے طریقے سے یہاں پر رکھنے کے سارے بندوبست ہونے چاہیے چوتھی چیز یہ ہے کہ یہاں سے جتنے بھی لوگ لے کے جاتے ہیں ان کو قربانی کے دن تک اپنے گھر پر سٹور کرنے کی کوشش ہونی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اس بار کل ذبیح کی منظوری اور ان لائن سسٹم اس بار بہتر انداز میں کام کر رہا ہے۔ کئی۔ مقامات سے بکرے رکھنے بھی پر اعتراض کی شکایتیں موصول۔ ہوتی ہیں۔ جبکہ بی ایم سی نے اجازت کی رسید دینے اور آن لائن پرمیشن آسانی سے حاصل۔ ہوتا ہے اس لیے غلط فہمیاں پیدا نہیں کرنا چاہئیے۔ اس سلسلہ میں سوسائٹیز کے لوگوں میں بیداری پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ پولیس اسٹیشن میں بیجا شکایتوں پر زیادہ توجہ نہیں دی جائے کیونکہ بی ایم سی رسید ہی منظوری ہوتی ہے۔ دیونار سلاٹر ہاؤس کے جنرل منیجر قلیم پاشا پٹھان حسب معمول اپنے انتظامات کے بارے میں تفصیل پیش کی اور بتایا کہ ایک لاکھ 51 ہزار 450 بکرے منڈی میں آئے اور ان میں سے 84 ہزار فروخت ہو گئے جبکہ فی الحال جبکہ عیدالاضحیٰ کو تین۔ روز باقی ہیں منڈی میں 66 ہزار 791 بکرے باقی بچے ہیں۔ امید ہے کہ آئندہ تین دنوں میں زیادہ سے زیادہ بکرے فروخت ہو جائیں گے۔ انہوں کئی سکتی پالیسیوں کا حوالہ دیا اور حال میں منڈیوں کو بند کرنے کے فیصلہ کو واپس لینے کے سلسلہ میں نوٹیفکیشن جاری کیے جانے کے بارے میں مطلع کیا۔ انہوں نے سنئیر سید باسط علی کے ہمراہ منڈی کا دورہ کیا اور تاجروں سے بات چیت کی۔ سنیئر انسپکٹر سید باسط علی نے اس موقع پر بتایا کہ سلاٹر ہاؤس میں دو اے سی پی، 10 انسپکٹر 50، ایس آئی اور پانچ سو اہلکار تعینات کیے گئے ہیں۔ صرف ایک بکرا چوری ہونے کی رپورٹ کروائی گئی ہے۔ کیور کوڈ میں گڑبڑی پر بھی نظر رکھی جا رہی ہے۔

ٹوٹے شیشے، گولیوں کے نشان اور 216 قیدیوں کا فرار

پیر اور منگل کی درمیانی شب کراچی کی ملیر جیل میں کیا ہوا؟

روحان احمد

کراچی کے ضلع ملیر میں واقع جیل کے مرکزی دروازے پر دن کے اوقات میں ہمیشہ ہی ایسے افراد کا ہجوم رہتا ہے جو جیل میں مقید اپنے اہلخانہ، رشتہ داروں اور دوست احباب سے ملاقات کرنے کے لیے یہاں موجود رہتے ہیں، لیکن منگل (تین جون) کی صبح یہاں 'ملاقاتیوں' کا ایک جمِ غفیر موجود تھا اور افراتفری کی سی صورتحال تھی۔ قیدیوں کے اہلخانہ منگل کی صبح یہ خبر سُن کر جیل کے مرکزی دروازے پر پہنچے تھے کہ مبینہ طور پر گذشتہ رات گئے آنے والے زلزلے کے جھٹکے کے بعد چند قیدی جیل توڑ کر فرار ہو گئے ہیں۔ اپنے پیاروں کی خبر جاننے کے منتظر یہ افراد جیل کے مرکزی دروازے کے باہر ہی کبھی سڑک پر بیٹھ جاتے اور کبھی سکیورٹی اہلکاروں کے سامنے احتجاج کرنے لگتے اور اُن سے تصدیق چاہتے کہ کیا جیل میں موجود اُن کے رشتہ دار ٹھیک ٹھاک ہیں یا نہیں۔ تاہم دوسری جانب سکیورٹی اہلکار انھیں دروازے کے قریب آنے سے مسلسل روک رہے تھے۔ ایسے میں جیل کے گیٹ کے قریب موجود ایک نقاب پوش خاتون کی آواز کانوں میں پڑی جو الزام عائد کرتی ہیں کہ 'یہ زلزلے اس لیے آ رہے ہیں کیونکہ پولیس والے رشوت لیتے ہیں۔' ملیر جیل کے گیٹ پر یہ صورتحال دیکھ کر بی بی سی اُردو کی ٹیم آگے بڑھی اور جیل کی عمارت میں داخل ہو گئی۔ یاد رہے کہ یہ وہی مرکزی گیٹ ہے جس سے گذشتہ رات 216 قیدی فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے تھے جن میں سے 78 قیدیوں کو دوبارہ گرفتار کر لیا گیا ہے۔ گذشتہ روز کراچی میں وقفے وقفے سے تقریباً پانچ مرتبہ زلزلے کے جھٹکے محسوس کیے گئے تھے۔ ان جھٹکوں کی شدت بہت زیادہ نہیں تھی لیکن متعلقہ حکام کے مطابق زیرِ زمین گہرائی کم ہونے کے سبب کراچی کے ضلع ملیر اور کورنگی کے علاقوں میں یہ جھٹکے کافی شدید محسوس ہوئے تھے۔ تاہم ان سے پورے شہر میں کوئی بھی جانی یا مالی نقصان نہیں ہوا۔ نقصان ہوا تو ضلع ملیر میں واقع جیل میں جہاں سے دو سو سے زائد قیدی فرار ہو گئے۔ یاد رہے کہ ملیر جیل کو 'بچہ جیل' بھی کہا جاتا ہے۔ جیل حکام کے مطابق ملیر جیل میں تقریباً چھ ہزار سے زیادہ ملزمان و مجرمان قید ہیں جن میں انڈین اور افغان شہری بھی شامل ہیں۔

ملیر جیل میں گذشتہ رات کیا ہوا؟

منگل کو صبح جیل کے اندر نظر آنے والے مناظر گذشتہ رات کی کہانی سنا رہے تھے۔ یہ جیل ضلع ملیر میں نیشنل ہائی وے پر واقع ہے۔ اس کے مرکزی دروازے سے تقریباً پانچ منٹ پیدل چل کر ایک اندرونی دروازے تک پہنچا جاتا ہے جہاں سکیورٹی اہلکار تعینات ہوتے ہیں۔ اس اندرونی دروازے پر گولیوں کے نشان واضح تھے۔ اس دروازے پر تعینات ایک پولیس اہلکار نے بی بی سی اردو کو بتایا کہ 'جب قیدیوں نے باہر نکلنے کی کوشش کی تو سکیورٹی اہلکاروں نے انھیں روکنے کے لیے ہوائی فائرنگ کی تھی اور دروازے پر موجود نشانات اُن ہی گولیوں کے ہیں۔' اس دروازے سے اندر داخل ہونے پر جگہ جگہ ٹوٹے ہوئے شیشے، چپلیں اور خون کے دھبے نظر آئے۔ اندر بھی کچھ ایسا ہی حال تھا جہاں قیدیوں کی ان کے اہلخانہ سے ملاقات کے لیے بنائے گئے کمرے میں لگے ٹیلی فون، کھڑکیاں اور فرنیچر ٹوٹا پڑا ہے۔ اسی مقام سے چند قدم کے فاصلے پر جیل سپرنٹینڈنٹ کے کمرے کی کھڑکیوں اور دروازے پر لگے شیشے بھی کرچی کرچی ہو چکے ہیں۔ اندرونی دروازے پر موجود پولیس اہلکار کے مطابق: 'اس دروازے پر سینکڑوں کی تعداد میں قیدی جمع ہو گئے تھے اور انھوں نے دھکے مار مار کر دروازے کا کُنڈا توڑ دیا۔' لیکن قیدیوں کے جیل سے فرار ہونے کا شہر میں آنے والے زلزلے سے کیا تعلق ہے؟ جیل سپرنٹینڈنٹ ارشد شاہ کہتے ہیں کہ 'کل پورے دن وقفے وقفے سے زلزلے کے جھٹکے محسوس کیے گئے تھے اور قیدی بھی ڈرے ہوئے تھے۔' 'میں شام کو پانچ بجے قیدیوں کے پاس گیا اور اُن کو سمجھایا کہ ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے اور سب لوگ دعائیں مانگیں اور کلمہ پڑھیں۔' ارشد شاہ کے مطابق 'رات کے تقریباً گیارہ بجے ایک مرتبہ پھر زلزلے کے جھٹکے محسوس ہوئے تو قیدیوں نے شور مچانا شروع کر دیا۔ میں اپنے سٹاف کے ساتھ ایک مرتبہ پھر انھیں سمجھانے گیا لیکن اس وقت مرکزی میدان میں جمع ہونے والے قیدیوں کی تعداد ایک، ڈیڑھ ہزار سے تجاوز کر گئی تھی اور وہ سب خوف و ہراس کا شکار تھے۔' ارشد کے مطابق اسی دوران چند قیدیوں نے آگے بڑھنے کی کوشش کی اور افراتفری کا ماحول بن گیا۔

'اس دھکم پیل میں میں زمین پر گر گیا، میرے سٹاف نے مجھے اٹھایا ورنہ بھاگنے والے قیدی مجھ پر ہی چڑھ دوڑتے۔' جیل میں موجود ایک اور اہلکار کے مطابق جب قیدی آگے بڑھنے لگے اور افراتفری ہوئی تو اسی دوران واچ ٹاور سے ہوائی فائرنگ کی گئی تاکہ قیدی واپس ہو جائیں مگر ہوائی فائرنگ سے وجہ سے مزید بھگدڑ مچ گئی۔ جیل حکام تصدیق کرتے ہیں کہ پیر اور منگل کی درمیانی شب ہونے والی افراتفری اور فائرنگ کے نتیجے میں ایک قیدی ہلاک جبکہ دو پولیس اہلکار اور دو ایف سی اہلکار زخمی بھی ہوئے۔ گذشتہ رات جیل میں موجود ایک اہلکار کے مطابق پہلے قیدیوں نے وہ دروازہ توڑا جو اس مقام کے قریب واقع تھا جہاں قیدیوں اور ان کے اہلخانہ کی ملاقاتیں کروائی جاتی ہیں۔ ان کے مطابق وہاں توڑ پھوڑ کے بعد کچھ قیدی رُک گئے مگر باقی آگے بڑھتے ہوئے مرکزی گیٹ تک جا پہنچے۔ اہلکار کے مطابق وہاں بھی یہی صورتحال پیش آئی، ہوائی فائرنگ ہوئی مگر قیدی اہلکاروں پر قابو پاتے ہوئے جیل کا مرکزی گیٹ بھی عبور کر گئے۔ جیل سپرنٹینڈنٹ ارشد شاہ کے مطابق پولیس اور رینجرز اس وقت فرار ہونے والے قیدیوں کے معلوم پتے پر جا کر چھاپے مار رہے ہیں تاکہ انھیں دوبارہ گرفتار کیا جا سکے جبکہ چند قیدیوں کو پہلے ہی دوبارہ گرفتار کیا جا چکا ہے۔

کیا قیدی جیل حکام کی غفلت کے سبب فرار ہوئے؟

گذشتہ رات سندھ کے صوبائی وزیرِ داخلہ ضیاالحسن لنجار نے بی بی سی اردو کو بتایا تھا کہ اس واقعے کی انکوائری کروائی جائے گی کیونکہ یہ واقعہ 'کوتاہی کے سبب' بھی پیش آ سکتا ہے لیکن اس حوالے سے کچھ بھی کہنا قبل از وقت ہوگا۔ تاہم جب جیل سپرنٹینڈنٹ ارشد شاہ سے غفلت برتنے کے حوالے سے سوال کیا گیا تو انھوں نے ایسی اطلاعات کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ جیل کے عملے کی طرف سے کوئی غفلت نہیں برتی گئی۔ ان کا کہنا تھا کہ گذشتہ رات جو کچھ بھی ہوا وہ ایک ناگہانی آفت کے سبب ہوا۔ جیل انتظامیہ کے ایک عہدیدار نے بی بی سی کو بتایا کہ ملیر جیل میں گنجائش سے زیادہ افراد قید ہیں جبکہ جیل کے عملے کی تعداد بھی قیدیوں کے لیے ناکافی ہے۔ جیل سپرنٹینڈنٹ نے بی بی سی اُردو کو تصدیق کی کہ پیر اور منگل کی درمیان شب جیل میں محض 28 سکیورٹی اہلکار موجود تھے۔ اُن کا کہنا تھا کہ 211 افراد پر مشتمل جیل کا سکیورٹی عملہ تین شفٹوں میں کام کرتا ہے۔ سندھ کے سینیئر صوبائی وزیر اور وزیر اطلاعات شرجیل انعام میمن نے کہا ہے کہ ڈسٹرکٹ جیل ملیر سے قیدیوں کے فرار کے واقعے کے بعد حکومت سندھ نے انسپکٹر جنرل (آئی جی) جیل خانہ جات قاضی نذیر احمد کو عہدے سے ہٹا دیا ہے جبکہ ڈپٹی انسپکٹر جنرل (ڈی آئی جی) جیل حسن سہتو، جیل سپرنٹنڈنٹ ارشد حسین سمیت دیگر افسران کو معطل کر دیا گیا ہے۔ شرجیل میمن نے کہا کہ ملیر جیل میں پیش آنے والے قیدیوں کے فرار کے واقعے کی تحقیقات کے لیے دو رکنی کمیٹی قائم کر دی گئی ہے، کمشنر کراچی حسن نقوی اور ایڈیشنل آئی جی کراچی جاوید عالم اوڈھو واقعے کی تحقیقات کر کے رپورٹ سندھ حکومت کو پیش کریں گے

کراچی میں زلزلے کتنے غیر معمولی ہیں؟

دوسری جانب پاکستان میٹرولوجیکل ڈیپارٹمنٹ کے چیف میٹرولوجسٹ عامر حیدر لغاری کا کہنا ہے کہ کراچی میں بار بار زلزلے کے جھٹکے آنا کوئی پریشانی کی بات نہیں۔ میڈیا کے نمائندوں سے بات کرتے ہوئے انھوں نے کہا 'لانڈھی کی تاریخی فالٹ لائن ہے۔ یہ ایکٹو ہو گئی ہے اس لیے زلزلے محسوس ہو رہے ہیں۔' انھوں نے وضاحت کی کہ 'جب کوئی فالٹ لائن ایکٹو ہوتی ہے تو آہستہ آہستہ انرجی ریلیز کرتی ہے۔ انرجی کم ہونے کی صورت میں آہستہ آہستہ یہ جھٹکے کم شدت کے ہو جاتے ہیں اور بالآخر ختم ہو جاتے ہیں۔' انھوں نے بتایا کہ 'یہی وجہ ہے کہ اتوار کی رات سے ہلکے زلزلے آ رہے ہیں۔ یہ کوئی بڑا ایونٹ نہیں تھا۔ کم شدت کے زلزلے ایک سے دو دن میں ٹھیک ہو جاتے ہیں۔' چیف میٹرولوجسٹ عامر حیدر لغاری نے بتایا کہ 'ضروری نہیں کہ زلزلے کا مقام فالٹ لائن کے اوپر ہو، ایکٹو فالٹ لائن کہیں سے بھی اپنی انرجی ریلیز کر سکتی ہے۔ کراچی میں آنے والے یہ زلزلے لانڈھی کے نیچے موجود فالٹ لائن کی وجہ سے ہیں۔' انھوں نے بتایا کہ کراچی میں تاریخی طور پر کبھی کوئی بڑا زلزلہ نہیں آیا اور یہ کہ 'سومیانی کے پاس تین پلیٹوں کا جنکشن ہے لیکن وہ زیادہ خطرناک نہیں۔'

مسجد الحرام: کعبے کے گرد ایک چھوٹے سے صحن سے دنیا کی سب سے بڑی مسجد تک

مکہ میں واقع مسجد الحرام کو مذہب اسلام کی سب سے عظیم اور مقدس ترین مسجد تصور کیا جاتا ہے۔ یہ سعودی عرب کے مغرب میں واقع شہر مکہ کے وسط میں واقع ہے۔ مسجد الحرام کے وسط میں کعبہ ہے جو اسلامی عقائد کے مطابق اللہ کی عبادت کے لیے زمین پر بنایا جانے والا پہلا گھر ہے۔ مسلمانوں کے نزدیک یہ مقام دنیا میں سب سے زیادہ مقدس ہے اور ان کا قبلہ ہے۔ چونکہ فتح مکہ کے موقع پر اس مسجد کے احاطہ میں داخل ہونے والوں کو مارنا یا قتل کرنا حرام قرار دیا گیا تھا، اس لیے اس مسجد کا نام 'مسجد الحرام' رکھا گیا۔ یہ مسجد دراصل کعبہ کے اِرد گرد تعمیر کی گئی اور اس کا آغاز کعبہ کے گرد ایک چھوٹے سے صحن سے ہوا تھا یعنی ابتدائی طور پر مسجد کا کُل رقبہ کعبہ اور اس کے گرد موجود چھوٹا سا صحن تھا تاہم صدیوں سے اس مسجد کی توسیع اور تعمیر نو کا سلسلہ چلتا آ رہا ہے اور اب گنجائش کے لحاظ سے یہ دنیا کی سب سے بڑی مسجد ہے جہاں بیک وقت 30 لاکھ افراد جمع ہو سکتے ہیں۔ اسلامی عقیدے کے مطابق اس مسجد کی تعمیر کا آغاز حضرت ابراہیم کے دور میں ہوا اور انھوں نے اپنے بیٹے حضرت اسماعیل کے ساتھ مل کر مسجد الحرام کی تعمیر کی تھی۔ انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا کے مطابق تاریخ اسلام میں اس مسجد کی سب سے پہلی توسیع مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ عمر بن خطاب کے ہاتھوں 638 عیسوی میں ہوئی جب کعبہ کے گرد ایک دیوار بنائی گئی۔ بعد میں آنے والے مسلم خلفا نے مسجد کی جزوی چھتیں، کالم اور تزین و آرائش میں لگاتار اضافہ کیا۔ عباسی خلیفہ المہدی (775-785) کے دور میں زیادہ بڑے پیمانے پر مسجد کی تزئین و آرائش کی گئی اور مسجد کے ڈھانچے کو دوبارہ تعمیر کر کے اسے وسعت دی گئی۔ اس تعمیر کے دوران مسجد کی بیرونی دیواروں کو وسعت دے کر اس طرح تعمیر کیا گیا کہ کعبہ صحن کے عین وسط میں موجود رہے۔ اس کے بعد سے توسیع کا عمل مستقل چلتا رہا اور یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے۔ ساتویں اور آٹھویں صدی یعنی اسلام کے اوائل کے عرصے میں اس مسجد کی توسیع کرتے ہوئے مسجد میں پختہ ستون اور دیواریں تعمیر کی گئیں۔ اسلام کے ابتدائی دنوں سے ہی مسجد الحرام کی توسیع کی غرض سے مکہ شہر میں واقع اہم اور تاریخی عمارتوں کو گرانے کی ضرورت پڑتی رہی ہے۔ 14 ویں صدی کے اوائل میں مسجد الحرام کو دوبارہ تعمیر کیا گیا۔ مسجد کی ایک اور تزئین و آرائش سنہ 1571 میں کی گئی، جب عثمانی سلطان سلیم دوم نے شاہی معمار سنان کو مسجد الحرام کی عمارت میں بہتری لانے کی ہدایت کی۔ شاہی معمار سنان نے مسجد کی چپٹی چھت کو چھوٹے گنبدوں سے بدل دیا۔ عثمانی دور میں کی گئی تعمیرات جدید ڈھانچے کے سب سے قدیم باقی حصے ہیں۔ انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا کے مطابق مسجد الحرام میں پہلی مرتبہ روشنی کا نظام حسین ابن علی (مکہ کے امیر 1908-16 اور حجاز کے بادشاہ 1916-24) کے دور میں نصب کیا گیا تھا۔ مسجد کے ڈھانچے میں سب سے زیادہ تبدیلیاں 20 ویں صدی کے دوسرے نصف (1950 سے 2000 کے دوران) میں ہوئیں، جب بڑھتے ہوائی سفر نے مکہ جانے والے زائرین کی تعداد میں اضافہ کیا اور سعودی عرب کی تیل کی دولت نے اس کے حکمرانوں کو بڑے پیمانے پر تعمیراتی منصوبوں کے لیے مسجد کی تعمیر میں پیسہ لگانے کے قابل بنایا۔ مسجد کی پہلی سعودی توسیع کا کام سنہ 1955 میں شاہ سعود کے دور میں شروع ہوا۔ سنہ 1973 میں مکمل ہونے والی اس توسیع نے عثمانی دور کی مسجد کے ارد گرد نئی تعمیرات کا اضافہ کیا اور اس کی زیادہ سے زیادہ گنجائش پانچ لاکھ نمازیوں تک بڑھ گئی۔ الصفا اور المروہ کے درمیان گزرنے والے راستے کو وسیع کر کے مسجد کے ڈھانچے میں ضم کر دیا گیا۔ مسجد کی ایک اور توسیع کا آغاز سنہ 1984 میں سعودی شاہ فہد کے دور میں کیا گیا تاکہ عازمین حج کی بڑھتی تعداد کو سنبھالا جا سکے۔ مسجد کی ارد گرد کی عمارتوں کو مسمار کر دیا گیا تاکہ توسیع کے لیے جگہ بنائی جا سکے اور مسجد کے ارد گرد ایک وسیع پکی جگہ بنائی گئی۔ حج کے دوران عازمین حج کی بھیڑ کو کم کرنے کے لیے مسجد کی عمارت میں برقی زینے نصب کیے گئے اور پیدل چلنے والوں کے لیے سرنگیں اور گزرگاہیں بنائی گئیں۔ ایک جدید مواصلاتی نظام اور ایک جدید ان ڈور اور آؤٹ ڈور ایئر کنڈیشننگ سسٹم بھی نصب کیا گیا۔ اس توسیع کے بعد مسجد کا رقبہ تقریباً 3,840,000 مربع فٹ تک بڑھ گیا اور اس میں 820,000 نمازیوں کی گنجائش بن گئی۔ 1400 برس سے زیادہ قدیم یہ مسجد آج وسعت پاتے پاتے 15 لاکھ مربع میٹر پر پھیلی ہوئی ہے اور اس میں ایک دن میں 30 لاکھ افراد کے نماز پڑھنے کی گنجائش موجود ہے۔ مسجد الحرام کے احاطے میں مسلمانوں کے لیے دو مقدس مقامات ہیں جن میں ایک مقام ابراہیم اور دوسرا آب زم زم کا کنواں ہے۔ زم زم کا کنواں مسجد الحرام کے اندر مطاف کے صحن میں بیت اللہ سے کچھ فاصلے پر واقع ہے۔ مسجد کے صحن کے مشرق اور شمال میں الصفا اور المروہ کی دو چھوٹی پہاڑیاں ہیں جن کے درمیان حجاج سعی کرتے ہیں۔ 20 ویں صدی میں دونوں پہاڑیوں کے درمیان ایک راہداری تعمیر کر کے اسے مسجد کے ساتھ جوڑ دیا گیا تھا۔ مسجد الحرام کی جدید عمارت صدیوں کی ترقی کا نتیجہ ہے۔ گذشتہ کئی دہائیوں کے دوران سعودی عرب کی حکومت نے مسلمانوں کے سب سے مقدس مقام مسجد الحرام کو وسعت دینے کے لیے کوششیں کی ہیں تاکہ یہاں ہر سال آنے والے دسیوں لاکھوں مسلمانوں کو حج اور عمرہ جیسے مذہبی فریضے ادا کرنے میں زیادہ سے زیادہ سہولیات فراہم کی جا سکیں۔ سعودی عرب سلطنت کے بانی شاہ عبدالعزیز بن عبدالرحمان آل سعود سنہ 1932 سے 1953 تک اپنے دور حکمرانی میں مسلسل اس کی تعمیر و توسیع کرواتے رہے۔ تاہم باضابطہ طور پر اس مسجد کی توسیع کا پہلا مرحلہ سنہ 1955 میں شروع کیا گیا جبکہ سنہ 1988 میں دوسرا اور سنہ 2011 میں اس کی تعمیر و توسیع کا تیسرا مرحلہ شروع کیا گیا۔ مسجد الحرام کی یہ وسعت 70 برس قبل کی مسجد الحرام کے مقابلے تقریباً دس گنا زیادہ ہے۔ مسجد الحرام کے خانہ کعبہ کے اطراف واقع صحن جسے مطاف کہا جاتا ہے یہاں سنہ 1950 میں فرش کو ٹھنڈا رکھنے کے لیے سنگ مرمر لگایا گیا۔ سعودی دور میں مطاف کی آخری توسیع شاہ سلمان بن عبدالعزیز کے دور میں ہوئی۔ اب مطاف کی تمام منزلوں پر طواف کی مجموعی گنجائش ایک گھنٹے کے اندر ایک لاکھ سے زیادہ افراد کی ہے۔ سعودی حکومت کی جانب سے مسجد الحرام کی پہلی توسیع کے دوران متعدد مینار بھی تعمیر کیے گئے تھے۔ سعودی پریس ایجنسی کے مطابق مسجد الحرام کی عمارت کے مختلف حصوں میں برقی زینے بھی لگائے گئے ہیں جبکہ روشنی اور ایئر کنڈیشنگ کا بھرپور نظام، اعلیٰ ترین آڈیو اور وڈیو سسٹم اور عازمین کے لیے صحن میں سائے کے لیے بڑی بڑی خودکار نظام کے تحت کھلنے والی چھتریاں بھی نصب ہیں۔ سعودی حکومت کے مطابق مسجد الحرام کی توسیع کے لیے جدید ترین تعمیراتی ٹیکنالوجی اور سسٹم کو استعمال میں لایا گیا ہے۔ سعودی حکومت نے مسجد الحرام کی توسیع کے منصوبے میں حجاج کرام کے لیے زیادہ بہتر سہولیات فراہم کی ہیں اور عازمین کی بڑھتی تعداد کے پیش نظر مسجد میں وضو کرنے کی سہولیات کو 2,479 سے بڑھا کر 12,639 تک لایا جا رہا ہے۔ مسجد کی توسیع میں یہاں موجود راہداریوں میں بھی اضافہ کیا گیا اور اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ یہ مستقبل میں عازمین کی بڑھتی تعداد سے مطابقت رکھتی ہو۔

(بی بی سی اُردو سروس)

"قافلہ کیوں لٹا؟" تنقیدی مطالعہ

قسط: دوّم و آخری

مَسعُود مَحبُوب خان (ممبئی)

09422724040

یہی وہ فکر ہے جو اسلامی جدیدیت کو محض بقا کی کشمکش سمجھتی ہے، جب کہ حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک پوری تہذیبی تجدید کی تحریک ہے بی ایسی تجدید جو سائنس اور روحانیت، عقلیت اور وحی، آزادی اور اخلاق، سب کو ایک متوازن نظام میں جوڑنے کا خواب رکھتی ہے۔ انصاری صاحب کی زبان، اگرچہ نرم ہے، لیکن اس میں فکری استغناء کی بجائے فکری دفاع جھلکتا ہے۔ ان کی تحریر گویا ہمیں بتاتی ہے کہ اسلامی دنیا کو جدیدیت سے ہم آہنگ ہونے کے لیے مغرب کا تعاقب کرنا ہوگا، بجائے اس کے کہ وہ اپنا راستہ خود طے کرے۔ یہ دراصل تہذیبی خودسپردگی کا ایک مہذب اظہار ہے بی وہی اظہار جو اسلامی فکری روایت کے شاندار امکانات کو محض ایک رومانوی خواہش یا مذہبی ردِعمل میں بدل دیتا ہے۔ اگرچہ Destiny Disrupted اپنے زاویۂ نگاہ اور فکری جھکاؤ کے باعث تنقید کی زد میں آتی ہے، لیکن اس کتاب کی چند نمایاں خوبیاں ایسی ہیں جنہیں نظرانداز کرنا انصاف نہ ہوگا۔ تمیم صاحب کی سب سے قابلِ تحسین خصوصیت ان کی عام فہم زبان اور سہل بیانیہ انداز ہے۔ مغرب میں اسلام کو سمجھنے کی ایک سنجیدہ کوشش۔ اسلامی تاریخ کو ایک تسلسل کے ساتھ بیان کرنے کی تحسین کی جا سکتی ہے۔

قافلہ کیوں لٹا؟— کا فکری محاسبہ

تمیم انصاری صاحب کی تصنیف بظاہر اسلامی تاریخ کو مسلمانوں کی نظر سے بیان کرنے کی ایک نیک نیتی پر مبنی کوشش ہے۔ یہ ایک ایسے مسلمان قلم کار کا بیانیہ ہے جو مغرب کی فکری درسگاہوں میں تربیت پا کر مشرق کی کہانی کو مغرب کے کانوں تک پہنچانے کی جسارت کرتا ہے۔ وہ اپنے تئیں ایک ایسا پل تعمیر کرنا چاہتے ہیں جس پر مشرق و مغرب ایک دوسرے کو سمجھنے کی راہ پر گامزن ہو سکیں۔ مگر یہ پل جتنا دلکش اور ہمدردانہ نظر آتا ہے اتنا ہی متزلزل، غیر متوازن اور فکری لغزشوں سے پُر دکھائی دیتا ہے۔ کتاب کا عنوان ہے Destiny Disrupted یعنی قافلہ کیوں لٹا؟ تو تمیم صاحب کی کتاب ہمیں ایک نیم روشنی میں جواب دینے کی کوشش کرتی ہے۔ وہ خلافت کے زوال، داخلی کشمکش، اور نوآبادیاتی چالاکیوں کا سرسری ذکر کرتے ہیں، مگر قافلے پر حملہ آور ہونے والوں کی حقیقت، ان کے ہتھیار، ان کی سازشیں اور ان کے فکری جال کو پوری طرح بے نقاب کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ انصاری صاحب فکری غلامی کی گہرائیوں میں اترنے سے کتراتے ہیں۔ وہ اس علمی زوال کا ذکر تو کرتے ہیں، مگر اس زوال کی اصل وجوہات یعنی علم کی روح سے دوری، وحی سے لاتعلقی، اور تقلید پرستی کے اندھیروں پر روشنی ڈالنے سے بچتے ہیں۔ استعمار کو وہ ایک تاریخی واقعہ مانتے ہیں، نہ کہ ایک منظم تہذیبی منصوبہ، جو صرف زمینوں پر نہیں بلکہ ذہنوں، نظریات، اور نصابوں پر قبضہ کرنے آیا تھا۔ قافلہ کیوں لٹا؟ ایک بیانیہ ضرور پیش کرتی ہے، مگر یہ بیانیہ اکثر استشراقی میلانات سے آلودہ نظر آتا ہے۔ وہ تحریکیں جو اُمت کے احیاء کے لیے اٹھی تھیں، وہ علما جنہوں نے ظلم کے خلاف علم و عمل کا چراغ جلایا، اور وہ قافلے کے نگہبان جنہوں نے لٹیروں سے لڑنے کی قسم کھائی ان سب کو یا تو "شدّت پسند ردِّعمل" بنا کر پیش کیا گیا، یا "ناکام نظریات" کہہ کر نظرانداز کر دیا گیا۔

تو قافلہ کیوں لٹا؟

قافلہ اس لیے لٹا کہ راہزنوں کو راہبر سمجھا گیا، اس لیے لٹا کہ غیروں کے ترازو میں اپنے خواب تولا گیا، اس لیے لٹا کہ فکر کی باگ ڈور اغیار کے ہاتھ میں دے دی گئی، اور اس لیے لٹا کہ اپنے ماضی کی عظمت کو شرمندگی کے ساتھ پڑھا گیا، فخر کے ساتھ نہیں۔ قافلہ کیوں لٹا؟ اگرچہ تاریخ کے کچھ اہم دریچوں کو کھولتی ہے، لیکن وہ قافلے کی لُٹ جانے کی اصل داستان کو نہ پوری طرح پڑھتی ہے، نہ پڑھنے دیتی ہے۔ وہ نشانیاں جو ہمیں دشمن کی پہچان کرواتیں، ان پر گرد ڈال دی گئی ہے۔ وہ صدائیں جو ہمیں بیدار کرتیں، ان کو "انتہا پسندی" کا نام دے دیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب ہم یہ سوال کرتے ہیں کہ "قافلہ کیوں لٹا؟" تو ہمیں اصل جواب کہیں اور تلاشنا پڑتا ہے بی ان کتابوں میں جو وحی کے نور سے جُڑی ہوں، فکری خودی سے لبریز ہوں، اور امت کی تکمیلِ سفر کا ایقان رکھتی ہوں۔ مگر یہ تلاش تبھی بارآور ثابت ہو سکتی ہے جب ہم فکری جمود سے نکل کر آزاد مکالمے کی راہوں پر قدم رکھیں، اور اختلافِ رائے کو تنقید نہیں بلکہ ارتقاء کا زینہ سمجھیں۔ علمی مجلسوں میں جب اختلافِ رائے ابھرتا ہے، تو وہ دراصل فکر و فہم کی نمو کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔ یہ اختلاف اگر دلیل کی زمزمہ سرائی میں گندھا ہو، اور تہذیب و توازن کے پیرہن میں ملبوس ہو، تو وہ مکالمے کو نکھارتا ہے، افکار کو سنوارتا ہے، اور سچائی کی طرف ایک نیا دریچہ کھولتا ہے۔ مگر المیہ تب جنم لیتا ہے جب فکری احتساب کو ذاتی حملہ سمجھا جانے لگے، اور "کہنے والے" کا نام "کہی گئی بات" پر غالب آ جائے۔ جب ایک فریق علمی زبان میں نرمی و دیانت کے ساتھ سوال اٹھائے، اور دوسرا فریق اسے مخالفت یا بغاوت کا رنگ دے، تو نہ صرف توازن بگڑتا ہے بلکہ فکری ارتقاء کی راہ بھی مسدود ہو جاتی ہے۔ یوں اختلاف ایک تعمیری عمل کے بجائے تعصب کا شکار ہو جاتا ہے، اور مکالمہ مناظرے کی شکل اختیار کر لیتا ہے، جہاں مقصد "سمجھنا" نہیں بلکہ "چت کرنا" بن جاتا ہے۔ یہ بات طے ہے کہ احتساب اگر خلوص کے ساتھ ہو، علم کی بنیاد پر ہو، اور ادب کی حدود کے اندر ہو، تو وہ مخالفت نہیں بلکہ اصلاح کا پہلا زینہ ہوتا ہے۔ مگر افسوس کہ آج کی علمی فضا میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جو بات "دل کو نہ بھائے" وہ "دل آزاری" کہلاتی ہے، اور جو سوال "مرکزِ فکر" پر اٹھے، وہ "شخصیت پر حملہ" سمجھا جاتا ہے۔ علمی توازن کا تقاضا یہ ہے کہ ہر اختلاف کو بغور سنا جائے، اس کے محرکات کو سمجھا جائے، اور اگر اس میں وزن ہو تو قبول کیا جائے۔ احتساب کو سننے کا حوصلہ علم کی علامت ہے، اور ردِّعمل کے بجائے تدبر، فکری بلندی کی دلیل ہے۔ اگر ہر تنبیہ کو توہین سمجھا جائے، اور ہر اختلاف کو عداوت، تو نہ صرف سچائی پسِ پردہ چلی جاتی ہے بلکہ علمی فضا بھی تعفن زدہ ہو جاتی ہے۔ احتساب، اگر نیت میں اخلاص ہو، زبان میں شائستگی ہو، اور بنیاد میں دلیل ہو، تو وہ چراغ ہے جو راہوں کو روشن کرتا ہے، زخم نہیں جو دل کو چیر دیتا ہے۔ اور مخالفت، اگر تعصب سے بھری ہو، تو وہ چاہے کسی بھی خوشنما لفظ میں ملفوف ہو، بالآخر زہر ہی ہوتی ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ہم اس نازک توازن کو سمجھیں: ہر اختلاف مخالفت نہیں، اور ہر سوال گستاخی نہیں۔ احتساب کو برداشت کرنا صرف ایک خصلت نہیں، بلکہ وہ علمی عظمت کی علامت ہے۔ جس دن ہم نے اس فرق کو سمجھ لیا، اسی دن علم فہم بنے گا، اور فہم نور۔

فکری چراگاہ میں بے مہار چرنے کا خطرہ

نوخیز اذہان ایسی لطیف کونپلوں کی مانند ہوتے ہیں جو فطرت کے حسین باغیچے میں نمو پاتے ہیں۔ ان کونپلوں کو اگر رشد و نمو دینی ہو تو نہ صرف انہیں آفتابِ علم کی حیات بخش تمازت کی ضرورت ہوتی ہے بلکہ شبنمِ تربیت کی نرم و نازک نمی بھی درکار ہوتی ہے۔ وہ ذہن جو ابھی فکری بلوغت کی دہلیز پر قدم رکھ رہے ہوں، انہیں ہر قسم کی رائے، ہر دریدہ فکر اور ہر فکری انحراف کے سامنے بلاواسطہ کھلا چھوڑ دینا، گویا ان کے ساتھ ایک نادانستہ ظلم کے مترادف ہے۔ یہ تصور کہ نوجوانوں کو اجنبی اور غیر مانوس نظریات تک بے روک ٹوک رسائی حاصل ہو، تاکہ وہ خود تنقیدی شعور پیدا کر لیں، ایک خوبصورت مگر خطرناک مغالطہ ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے کسی ناسمجھ بچے کو دواخانے کی چابی تھما دی جائے، اس گمان میں کہ وہ خود ہی دوا اور زہر کا امتیاز سیکھ جائے گا۔ حالانکہ دوا کی تاثیر اور زہر کی تباہی میں فرق محض شیشیوں کی رنگت میں نہیں بلکہ اس فہم میں ہے جو تجربے، تربیت اور رہنمائی سے جنم لیتی ہے۔ شعور کوئی اچانک آن پڑنے والا انکشاف نہیں، بلکہ یہ ایک تدریجی اور باقاعدہ تربیت کا محتاج عمل ہے۔ یہ صرف مطالعے سے نہیں بلکہ صحیح مطالعے، موزوں ترتیب، فکری رہنمائی اور استاد کی نگاہِ تربیت سے نمو پاتا ہے۔ جس طرح خام لوہا محض آگ میں ڈال دینے سے تلوار نہیں بن جاتا، اسی طرح ایک ناپختہ ذہن محض ہر طرح کی کتابیں پڑھ کر مفکر یا ناقد نہیں بن سکتا۔ اسے سیکھنے کے لیے ایک فکری استاد، ایک فہمیدہ راہبر اور ایک تجربہ کار مربّی کی ضرورت ہوتی ہے۔ فکری آزادی کا خوشنما نعرہ، جو ہر قسم کی فکر کو "قابلِ مطالعہ" اور ہر رائے کو "قابلِ احترام" قرار دیتا ہے، دراصل اس لبرلزم کا پردہ پوش چہرہ ہے جو نوجوان ذہنوں کو الجھن، تضاد، شک، انکار اور روحانی اضطراب کی گہری کھائی میں دھکیل سکتا ہے۔ ہر خیال روشنی نہیں ہوتا، کچھ افکار تاریکی کے دلدل ہوتے ہیں جن میں ناپختہ ذہنوں کے قدم پھسلنے میں دیر نہیں لگتی۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر نظریہ قابلِ تعارف نہیں، اور ہر فکر مطالعے کے لائق نہیں۔ کچھ خیالات فکری زہر ہوتے ہیں، جن سے صرف وہی لوگ نبرد آزما ہو سکتے ہیں جو فہم و فراست، حکمت و دانش، اور فکری بصیرت سے آراستہ ہوں۔ جیسے سانپ کا زہر صرف "سم شناس" طبیب کے تجربے کا محتاج ہوتا ہے، ویسے ہی انحرافی نظریات کا مطالعہ بھی صرف ان کے لیے موزوں ہوتا ہے جو عقل و شعور کے مسلّح قلعے میں ہوں، نہ کہ ہر نوآموز ذہن کے لیے۔ پس ضروری ہے کہ نوجوانوں کی فکری چراگاہ کی حدود طے کی جائیں۔ انہیں پہلے وہ افکار دیے جائیں جو ان کی جڑوں کو مضبوط کریں، ان کے ضمیر کو روشن کریں، اور ان کی روح میں یقین، تقویٰ، اور مقصدِ حیات کی روشنی پیدا کریں۔ تنقیدی شعور ضرور سکھایا جائے، لیکن اس کے لیے فکری اساتذہ، متوازن لٹریچر، اور تربیتی سیاق و سباق فراہم کیا جائے۔ بے مہار فکری آزادی کی آندھی اگر نوخیز شاخوں پر چلے تو وہ یا تو ٹوٹ جائیں گی، یا جھک جائیں گی۔ فکری ارتقاء ایک سنجیدہ ذمّہ داری ہے، نہ کہ تجربات کی چراگاہ۔ نوجوان ذہنوں کی آبیاری محض مطالعے سے نہیں، بلکہ نکتہ شناس رہنمائی، بلند مقاصد، اور حیات آفرین اقدار سے ہوتی ہے۔

مفروضاتی اجتہاد: الجھنوں کا سرچشمہ

اجتہاد محض ایک علمی اصطلاح نہیں، بلکہ وہ مقدس شعوری عمل ہے جو علم، تقویٰ، بصیرت اور دینی گہرائی کے سنگم سے جنم لیتا ہے۔ یہ وہ مرحلہ ہے جہاں عقل سجدہ ریز ہوتی ہے، اور فہمِ وحی کے سانچے میں ڈھل کر شریعت کے تقاضوں کو عصرِ حاضر کی زبان میں بیان کرتا ہے۔ اجتہاد ایک فرض ہے، مگر فرضِ ہر فرد کے لیے نہیں۔ اجتہاد کا دروازہ کھلا ضرور ہے، مگر یہ دروازہ ہر راہ گیر کے لیے نہیں، بلکہ صرف ان کے لیے ہے جو علم و تقویٰ کے زادِ راہ سے لیس ہوں۔ افسوس کہ آج کا ماحول ایک عجیب فکری شور میں ڈوبا ہوا ہے، جہاں اجتہاد کو محض "اختلافی رائے" کا خوشنما لیبل دے کر، ہر غیر مانوس خیال کو "علمی ندرت" کا درجہ دیا جا رہا ہے۔ نوآموز ذہن جب اس مبارک عمل کو بغیر معرفت و تربیت کے برتنے لگتے ہیں، تو اجتہاد ایک انارکی بن جاتا ہے، اور "نیا نظریہ" علمی انحراف کا آلہ بن کر رہ جاتا ہے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں علمی ندرت، فتنہ بننے لگتی ہے۔ جہاں غیر شعوری طور پر اجتہادی بیانات فکری بدعت، دینی خلط ملط، اور اخلاقی ابہام کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ ہر اجتہادی رائے "درست" نہیں ہوتی، اور ہر فکری تازگی "اصلاح" نہیں ہوتی۔ اجتہاد دراصل میزانِ شریعت کے ترازوں میں تولا جانے والا عمل ہے، نہ کہ جذباتی نعرہ یا شخصی رجحان۔ مطالعہ کی آزادی ضرور ہو، مگر مطالعہ سے پہلے "اسلوبِ مطالعہ" سکھایا جانا از حد ضروری ہے۔ ہر تحریر صرف "تحریر" نہیں ہوتی، بلکہ اس کے پیچھے ایک فکری نظام، ایک دینی یا غیر دینی منہج، اور ایک مخصوص فضا کارفرما ہوتی ہے۔ اگر نوجوان ہر لکھی بات کو ایک جیسے زاویے سے پڑھیں، سیاق و سباق کی تمیز، تنقیدی اصولوں کی شناسائی، اور دینی اخلاقیات کی روشنی کے بغیر مطالعہ کریں، تو اس کا نتیجہ "تنقیدی شعور" نہیں بلکہ "فکری غرور" کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے بی ایسا غرور جو علم کی توہین اور حقیقت کی تضحیک بن کر ابھرتا ہے۔ علم کی حرمت حدود سے مشروط ہے۔ جب مطالعے کی آزادی اپنی حدود کھو دے، تو وہ علم کے لیے سب سے بڑا خطرہ بن جاتی ہے۔ نوجوانوں کو جب غیر تربیت یافتہ شعور کے ساتھ ہر کتاب، ہر نظریہ، اور ہر رائے تک رسائی دی جائے، تو یہ آزادی ان کے لیے ہدایت کا ذریعہ نہیں بلکہ فکری بے سمتی کا راستہ بن جاتی ہے۔ یہ بے سمتی دھیرے دھیرے روحانی انارکی، فکری تناقض اور عملی انتشار کو جنم دیتی ہے۔ لہٰذا، اجتہادی اور غیر مانوس افکار کے مطالعے کی اجازت ہونی چاہیے، مگر اس کے لیے چند شرطیں ناگزیر ہیں: اوّل: تربیت یافتہ ذہن، جو حق و باطل کا امتیاز رکھتے ہوں۔ دوم: رہنمائی کرنے والا استاد، جو فکری زہر کی پہچان کراتا ہو۔ سوم: دینی اصولوں کا شعور، جو ہر تحریر کو میزانِ حق پر تولنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ اگر ہم ان شرائط کو نظرانداز کریں، اور صرف اس بنا پر کہ "نوجوانوں کو خود فیصلہ کرنا چاہیے"، ہر متضاد فکر ان کے سامنے رکھ دیں، تو یہ درحقیقت ایک پوری نسل کو فکری سرابوں، گمراہی کے گڑھوں، اور تضاد کے کانٹوں سے بھری راہوں کی طرف روانہ کرنا ہوگا۔ یہ وہ راستہ ہے جہاں منزلیں کم اور بھٹکاؤ زیادہ ہوتا ہے، جہاں دلیلیں کمزور اور دعوے بلند ہوتے ہیں۔ علم روشنی ہے، مگر جب یہ بے قابو ہو جائے تو آگ بن جاتی ہے۔ اجتہاد نعمت ہے، مگر جب یہ تربیت کے بغیر ہو تو آزمائش بن جاتا ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ہم فکری نظم و ضبط کے ذریعے شعور کی تعمیر کریں، نہ کہ لامحدود آزادی کے نام پر ذہنوں کو خود ان کے حال پر چھوڑ کر علمی افراتفری کو پروان چڑھائیں۔

استاد کی زندگی میں طالب علم کا تسلسل: علم کا سفر کبھی رکتا نہیں

از قلم طٰہٰ عرف ثناء جمیل احمد نلاّ مندو

معاون معلّمہ پونے مہانگر پالیکا اُردو مدرسہ

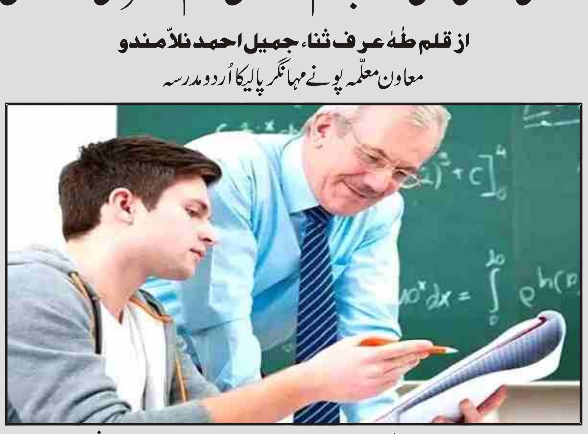

دنیا کے ہر معاشرے میں استاد کو ایک بلند و بالا مقام حاصل ہے۔ استاد ہی وہ شخصیت ہے جو ایک قوم کی بنیاد رکھتا ہے، اس کی سوچ، کردار اور مستقبل سنوارتا ہے۔ مگر ایک سوال اکثر اٹھتا ہے: ** کیا استاد کو طالب علم ہونا چاہیے؟ اس سوال کا جواب تلاش کرنا وقت کی ضرورت ہے کیونکہ علم کی دنیا میں ٹھہراؤ کا کوئی تصور نہیں۔ ہر دن، ہر لمحہ نت نئی معلومات، تحقیق اور ایجادات سامنے آ رہی ہیں۔ ایسے میں اگر استاد خود کو سیکھنے کے عمل سے الگ کر لے تو وہ نہ صرف اپنی ترقی روک دیتا ہے بلکہ اپنے شاگردوں کا مستقبل بھی متاثر کر سکتا ہے۔ یہ مضمون اسی سوال کا احاطہ کرے گا کہ کیوں استاد کو ہمیشہ طالب علم رہنا چاہیے؟ اور اس طرزِ عمل سے معاشرے اور شاگردوں پر کیا مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

استاد کی تعریف اور طالب علم کی حیثیت

استاد وہ ہستی ہے جو علم سکھاتا ہے، رہنمائی کرتا ہے اور کردار سازی میں مدد دیتا ہے۔ طالب علم وہ ہوتا ہے جو سیکھنے کی جستجو رکھتا ہے، سوال کرتا ہے، تحقیق کرتا ہے اور علم کی پیاس بجھانے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر غور کیا جائے تو سیکھنے کا عمل صرف طالب علم تک محدود نہیں ہونا چاہیے بلکہ استاد کو بھی اسی شوق اور جستجو کے ساتھ علم حاصل کرتے رہنا چاہیے۔

علم کا سفر کبھی مکمل نہیں ہوتا

علم کی کوئی حد نہیں، اور نہ ہی سیکھنے کی کوئی عمر مقرر کی گئی ہے۔ جتنا انسان سیکھتا ہے، اتنا ہی اُسے اپنی کم علمی کا احساس ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کے بڑے بڑے علماء، مفکرین اور اساتذہ نے عمر بھر خود کو طالب علم مانا۔

مولانا روم کا قول ہے:

''میں نے جب بھی خود کو عالم سمجھا، علم مجھ سے روٹھ گیا اور جب طالب علم بنا تو علم نے میرا ساتھ دیا۔'' یہی رویہ ہر استاد کے لیے ضروری ہے۔

استاد کا سیکھتے رہنا کیوں ضروری ہے؟

1. نئے علم کی دریافت:

دنیا تیزی سے بدل رہی ہے۔ نئی ایجادات، نظریات اور تحقیقی نتائج ہر روز سامنے آتے ہیں۔ اگر استاد ان سے باخبر نہ ہو تو وہ طلبہ کو پرانی اور غیر متعلقہ معلومات دے گا۔

2. طلبہ کی رہنمائی:

طلبہ کا ذہن سوالات سے بھرا ہوتا ہے۔ ایک استاد جو خود سیکھنے کے عمل میں شامل ہو، وہ طلبہ کے سوالات کا بہتر اور جدید جواب دے سکتا ہے۔

3. مثالی شخصیت:

جب طلبہ دیکھتے ہیں کہ اُن کا استاد بھی سیکھ رہا ہے، کتب پڑھ رہا ہے، تحقیق کر رہا ہے اور سیمینارز میں شرکت کر رہا ہے، تو اُن کے اندر بھی سیکھنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

4. نئے تدریسی طریقے:

تعلیم کا انداز بدل چکا ہے۔ روایتی طریقوں کے ساتھ ساتھ جدید تدریسی تکنیک، ڈیجیٹل ٹولز، اور آن لائن سیکھنے کے پلیٹ فارم وجود میں آ چکے ہیں۔ ایک استاد جو سیکھنے کا عمل جاری رکھے، وہ ان جدید ذرائع سے واقف ہو کر بہتر تدریس کر سکتا ہے۔

بزرگ اساتذہ کی مثالیں

تاریخ گواہ ہے کہ بڑے بڑے علماء اور اساتذہ اپنی آخری سانس تک سیکھتے رہے۔ امام شافعی نے بڑھاپے میں بھی علم سیکھنا نہ چھوڑا۔ شیخ سعدی فرماتے ہیں: ''جو شخص یہ سمجھے کہ وہ مکمل جان چکا ہے، درحقیقت وہ کچھ بھی نہیں جانتا۔''

استاد کا طالب علم ہونا شاگردوں کے لیے نعمت

جب استاد خود سیکھنے کے عمل میں شامل ہوتا ہے تو: وہ تازہ اور جدید معلومات طلبہ تک پہنچاتا ہے۔ طلبہ کی سیکھنے کی رفتار بڑھتی ہے۔ طلبہ تحقیق اور مطالعے کی جانب مائل ہوتے ہیں۔ کلاس روم میں مثبت اور علمی ماحول پیدا ہوتا ہے۔

اسلام میں استاد کا طالب علم ہونا

اسلام علم کی طلب کو ہر وقت ضروری قرار دیتا ہے۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں: ''علم دولت سے بہتر ہے، علم تمہاری حفاظت کرتا ہے اور دولت سے تمہیں حفاظت کرنی پڑتی ہے۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''علم حاصل کرو مہد سے لحد تک۔''

یعنی پیدائش سے موت تک سیکھتے رہو۔ یہ تعلیم صرف عام افراد کے لیے نہیں، بلکہ اساتذہ کے لیے بھی ہے۔ استاد کا طالب علم ہونا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ سیکھنے کا عمل استاد کی شخصیت میں نرمی، عاجزی اور علم کا تسلسل پیدا کرتا ہے۔ وہ معاشرے میں ایک باخبر اور فعال فرد کے طور پر اپنی خدمات انجام دیتا ہے۔ طلبہ کے لیے ایسا استاد مشعل راہ ہوتا ہے جو صرف پڑھاتا ہی نہیں بلکہ خود بھی سیکھتا ہے۔ یوں تعلیم کا عمل ایک حسین اور مسلسل سفر بن جاتا ہے۔ لہٰذا ہر استاد کو چاہیے کہ وہ ہمیشہ علم کا متلاشی رہے، خود کو اپ ڈیٹ رکھے اور طالب علم بن کر زندگی گزارے، تاکہ نہ صرف وہ خود ترقی کرے بلکہ اپنی قوم کی رہنمائی بھی احسن طریقے سے کر سکے آخر میں یہی کہا جا سکتا ہے کہ: ''استاد اگر سیکھنا چھوڑ دے تو وہ تدریس کے قابل نہیں رہتا۔'' علم کا دریا بے کنار ہے، اس کی موجوں کے ساتھ بہتے رہنا ہی اصل دانشمندی ہے۔ استاد کا طالب علم ہونا درحقیقت اُس کے علم، وقار اور طلبہ کی ترقی کی ضمانت ہے۔

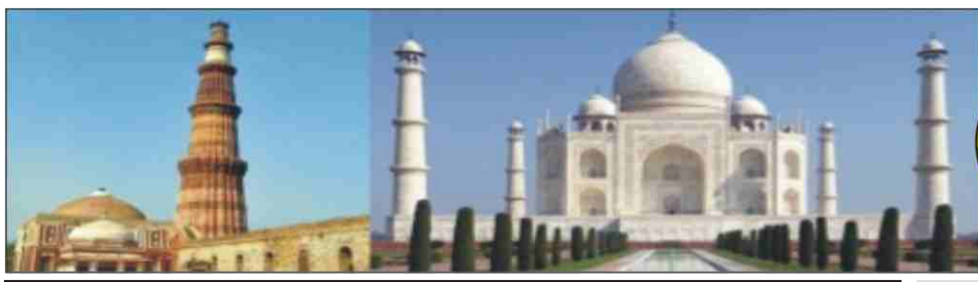

نیا وقف قانون آئین کے بنیادی دفعات کے خلاف: مفتی مجیب الرحمن قاسمی

وقف بچاؤ دستور بچاؤ کانفرنس گاندھی میدان پٹنہ میں بھاگل پور سے ہوگی ہزاروں افراد کی شرکت

بھاگلپور: 4/جون (پریس ریلیز) آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی تجویز پر امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ ومغربی بنگال اور دیگر تمام ملی تنظیموں کے متحدہ فیصلے کی روشنی میں حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی مدظلہ امیر شریعت بہار اڈیشہ، جھارکھنڈ ومغربی بنگال کی ہدایت پر، جناب مفتی سعید الرحمن قاسمی قائم مقام ناظم امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ کی زیر نگرانی وقف ترمیمی ایکٹ 2025ء کے خلاف وقف بچاؤ دستور بچاؤ کانفرنس کی تحریک چل رہی ہے، اسی سلسلہ میں لکشمی پور نوگچھیا بھاگلپور میں ایک مشاورتی اجلاس بعد نماز مغرب منعقد ہوا، جس میں ہزاروں محبان امارت شرعیہ نے شرکت کی، مجمع عام سے خطاب کرتے ہوئے جناب مفتی مجیب الرحمن قاسمی معاون قاضی شریعت مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف نے کہا کہ وقف ترمیمی ایکٹ ملک کے آئین کی بنیادی دفعات کے خلاف ہے، سپریم کورٹ کے کئی فیصلوں کے بھی خلاف ہے اور ملک کے امن وامان کو بگاڑنے والا ہے اس لئے حکومت اس قانون کو مکمل واپس لے، مفتی صاحب نے مزید وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ وقف ترمیمی ایکٹ 2025ء شریعت کے مخالف تو ہے ہی خود بھارت کے آئین کے بنیادی دفعات 14/25/2613/ کے بھی خلاف ہے، ساتھ ہی ملک کی عدالت عظمیٰ کے کئی فیصلوں سے بھی اس کا واضح ٹکراؤ ہے اس لئے اس ایکٹ کو بھارت کا کوئی بھی آئین سے محبت کرنے والا شہری گوارہ نہیں کرسکتا، حکومت کو اس پر طرف داری کے بجائے انصاف کے پہلو کو سامنے رکھ کر سوچنا چاہیے۔ جناب مولانا نعمت اللہ عباس قاسمی قاضی شریعت دارالقضاء امارت شرعیہ مدرسہ سلیمانیہ سنہولہ بھاگل پور نے کہا کہ جب شہریت پر خطرہ لاحق ہوا تو ہم لوگوں نے دن رات دھرنا دیا، مظاہرہ کیا اور یہ تو شریعت کی بات ہے اس میں تو سمجھوتہ ہو ہی نہیں سکتا اس کے لئے منظم اور مسلسل تحریک جاری رہے گی اور ۲۹/ جون کو گاندھی میدان پٹنہ میں وقف بچاؤ دستور بچاؤ کانفرنس تاریخ ساز ہوگی۔ لکشمی پور کے نقیب امارت شرعیہ جناب ماسٹر محمد مختار صاحب نے کہا کہ ہم لوگ وقف ایکٹ کے خلاف مضبوطی کے ساتھ کھڑے ہیں اور لوگوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ گاندھی میدان پٹنہ میں وقف بچاؤ دستور بچاؤ کانفرنس میں بڑی تعداد میں شریک ہوں۔ بیربنا بیہ پور کے نقیب امارت مولانا نثار احمد قاسمی نے کہا کہ وقف ایکٹ شریعت میں کھلی مداخلت ہے ہم لوگ متحد ہو کر اس کے خلاف احتجاج کرتے رہیں گے اور گاندھی میدان میں ہونے والی کانفرنس میں ہر پنچایت سے ایک ایک بڑی گاڑی اور سینکڑوں کی تعداد میں چھوٹی گاڑیاں لے کر پہنچیں گے۔ میر جعفری، دھرب گنج، بھیٹھا، پچکھچھیا، اوجانی، منیا موڑ، نارائن پور، سدھوا، رنگڑا، لتی پاکر، اسماعیل پور اور ممتاز محلہ نوگچھیا بھاگل پور کے فرزندان توحید نے بیک زبان کہا کہ حضرت امیر شریعت مدظلہ العالی کا یہ قدم قابل تحسین ہے ہم لوگ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ اور امارت شرعیہ کے ساتھ مل کر اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کی سعی پیہم کریں گے، مضبوطی کے ساتھ اس کی تحریک چلائیں گے اور ہر گاؤں سے بڑی تعداد میں لوگوں کی شرکت کو یقینی بنائیں گے۔ ان تمام اجلاس کی کامیابی میں جناب مولانا محمد ارشاد رحمانی مبلغ امارت شرعیہ اور مولانا محمد سرفراز مظاہری صاحبان نے اہم کردار ادا کیا۔

اردو ہال، حمایت نگر میں فن خطاطی کا کورس شروع کرنے مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کا اعلان

حیدرآباد، 4 جون (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی جانب سے اردو ہال، حمایت نگر میں خواتین کے لیے خاص کر خطاطی کی تربیتی کلاسیز کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ اس بات کا انکشاف وائس چانسلر پروفیسر سید عین الحسن نے کیا۔ وہ کل شام مانو المنائی اسوسی ایشن کے وفد کے ساتھ منعقدہ ایک میٹنگ میں اظہار خیال کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ شہر حیدرآباد اردو زبان و ادب کا ایک بہت بڑا گہوارہ ہے۔ اس پس منظر میں مانو المنائی اسوسی ایشن پر انہوں نے زور دیا کہ وہ اردو دانشوروں، اساتذہ اور طلبہ کو اردو یونیورسٹی سے جوڑنے کا کام کریں اور زیادہ سے زیادہ مقامی طلبہ کے داخلوں کو یقینی بنائیں۔ قبل ازیں مانو المنائی اسوسی ایشن کے جنرل سکریٹری ناصر حسین شعیب کی قیادت میں انجمن طلبائے قدیم کے ایک وفد نے وائس چانسلر پروفیسر سید عین الحسن کو صدر جمہوریہ ہند کے ہاتھوں پدم شری کا اعلیٰ ترین شہری اعزاز دیئے جانے کی مسرت میں تہنیت پیش کی اور شال پوشی بھی انجام دی۔ اس وفد میں محمد اعجاز الدین، سید عبدالقیوم اور واحد علی خان، ایڈوکیٹ، نائب صدور کے علاوہ خازن ایوب خان بھی شامل تھے۔ وائس چانسلر پروفیسر سید عین الحسن نے مانو المنائی اسوسی ایشن پر زور دیا کہ وہ اپنے مادرِ علمی میں اردو میڈیم کے طلبہ کو زیادہ سے زیادہ داخلہ دلوائیں۔ انہوں نے اعلان کیا کہ اردو ہال حمایت نگر میں بتدریج اردو یونیورسٹی کی جانب سے مزید کورس متعارف کروائیں جائیں گے۔ ان کے مطابق فلک نما ماڈل اسکول میں ایوننگ، ڈگری کالج کے بعد اب پی جی کالج بھی شروع کیا جانے والا ہے۔ پروفیسر عین الحسن نے اردو زبان و ادب کی ترقی میں حیدرآباد کے رول کی بھی تعریف کی اور اس بات پر زور دیا کہ اسکالرز کو اپنا کام پیش کرنے اور ان کی خدمات کو تسلیم کرنے کے لئے ایک پلیٹ فارم بنانے کی ضرورت ہے۔ پروفیسر عین الحسن نے کہا کہ وہ جلد ہی مانو میں مزید نئے اور اختراعی کورسز جن کی آج کے دور میں ضرورت ہے کو متعارف کرنے کا منصوبہ رکھتے ہیں۔ اسوسی ایشن کے وفد کے ہمراہ المنائی اسوسی ایشن کے سرپرست ڈاکٹر محمد مصطفےٰ علی سروری، اسوسی ایٹ پروفیسر ایم سی جے و پی آر او بھی موجود تھے۔

خاندیش کی ادبی زمین پر ایک خوشبو دار لمحہ

بزم اردو ادب جلگاؤں والفیض فاؤنڈیشن کا تیسرا سالانہ جلسہ ادبی روایتوں کا زندہ استعارہ

عقیل خان بیاولی

تاریخ جب شعور کی آنکھ سے لمحوں کو دیکھتی ہے تو بعض لمحے اپنے اندر پوری ایک تہذیبی، ادبی اور فکری تاریخ سموئے ہوتے ہیں۔ ایسا ہی ایک لمحہ، 31 مئی 2025 کو جلگاؤں کی سرزمین پر بزم اردو ادب اور الفیض فاؤنڈیشن کی جانب سے منعقد ہونے والا تیسرا سالانہ جلسہ تھا، جو صرف ایک تقریب نہیں، بلکہ اردو زبان و ادب کے فروغ کی ایک زندہ مثال ثابت ہوا۔ یہ جلسہ محض تقریریں یا اعزازات کا مجموعہ نہ تھا، بلکہ ایک ہمہ جہت ادبی تحرک، جذبہ اور عزم کا اظہار تھا جو خاندیش کی تہذیبی، علمی اور تخلیقی شناخت کا علمبردار بن کر سامنے آیا۔ ادب کی چھاؤں تلے: نصف درجن کتابوں کی بیک وقت رونمائی ادبی دنیا کے لیے یہ تقریب اس وقت ایک تاریخی رخ اختیار کر گئی جب ایک ساتھ چھ قابلِ قدر کتابوں کی رونمائی عمل میں آئی۔ ان میں: تیرے بغیر" از اسلم تنویر[]غزل اور نظم کے جذبوں سے بھرپور ایک حسین مجموعہ؛ رسالہ نقوش کا ادبی سفر" از ڈاکٹر ساجد قادری[] ادبی جریدہ نگاری کی تاریخ کا شعوری تجزیہ؛ ہم ایک ہوجائیں" از سلیم خان فیضپوری[] بچوں کے لیے اخلاقی اقدار سے لبریز ادب؛ سوز و دروں" از مرحوم خوشتر بھوساولی[] کرب، عشق اور وجدان کا شاعرانہ اظہاریہ؛ پتھر میں جونک" از پروفیسر شاہ ایاز احمد[]علامتی اور حقیقت پسند افسانوی اسلوب کا نمائندہ؛ یادش بخیر" از ایڈوکیٹ نند کشور مندڈ[] زندگی کے نشیب وفراز پر مبنی تاثراتی خودنوشت۔ یہ تمام کتب اردو ادب کے متنوع رنگوں اور جہات کی نمائندگی کرتی ہیں اور نئی نسل کو ایک فکری ورثہ عطا کرتی ہیں۔ قلم کاروں کا اعتراف: نامور شخصیات کو اعزازات سے سرفراز کیا گیا جلسے کا دوسرا اہم پہلو ادبی اور صحافتی خدمات کا اعتراف تھا۔ خاندیش کے معتبر ادیب، شاعروں اور صحافی کو مختلف اعزازات سے نوازا گیا۔ معین الدین عثمانی کو "احمد کلیم فیض پوری ایوارڈ" (فکشن اور تراجم میں خدمات پر) احسان رسول پوری کو "احمد عاجز بیاولی ایوارڈ" (شاعری میں اختصاص پر) قیوم راز مارولوی کو "ساحر ادبی ایوارڈ"۔ عقیل خان بیاولی کو "سید قاسم جلگانوی ایوارڈ" بطورِ صحافی (روپے 11,000، شال اور سپاس نامہ کے ساتھ) یادش بخیر" کے اردو مترجم ریاض شیخ مالیگاؤں کو بھی خصوصی اعزاز سے نوازا گیا۔ علم، زبان اور روایت پر گہرے تاثرات۔ صدر جلسہ عبدالکریم سالار (سابق ڈپٹی میئر، جلگاؤں) نے نہایت بصیرت سے خاندیش کی ادبی تاریخ کا خلاصہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ "ادب کسی قوم کا زندہ شعور ہوتا ہے، اور بزم اردو ادب جیسے ادارے اس شعور کو پروان چڑھانے والے چراغ ہیں۔" معروف صحافی اور مفکر شمیم طارق نے اردو زبان کی تہذیبی نزاکت، شیرینی اور حساسیت پر گفتگو کی۔ ممبئی سے آئے سرفراز آرزو (مدیر، روزنامہ ہندوستان) نے ادب کی آفاقی ذمہ داریوں اور زبان کے تحفظ کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ دیگر مقررین میں ڈاکٹر ارتکاز اسلم (اورنگ آباد)، خان مقیم احمد (آکاش وانی) نے سائنسی ترقی، زبان کی برق رفتاری، اور جدید تعلیمی تقاضوں پر بصیرت افروز خیالات پیش کیے۔

ایک مجلس، کئی چراغ: بین المسالک ہم آہنگی کی جھلک

افتتاحی کلمات مفتی ہارون ندوی کی تلاوت سے ہوئے، جبکہ نظامت و سپاس نامہ کی ذمہ داری صابر مصطفیٰ آبادی، افتخار غلام رسول اور مشتاق کریمی نے ادا کی۔ اختتامیہ کلمات آصف پٹھان نے پیش کیے۔ جلسے میں مذہبی، ادبی، تعلیمی اور سیاسی دنیا کی کئی ممتاز شخصیات کی شرکت نے اس تقریب کو ایک ہمہ جہت ادبی وتہذیبی اجتماع میں تبدیل کر دیا۔ ان میں اعجاز ملک جاوید انصاری، ڈاکٹر غیاث الدین عثمانی، انصار کبیر بھوساول، عبدالعزیز سالار، عرفان سالار، مشتاق سالار جیسے معروف نام شامل تھے۔ جلگاؤں کی ادبی تاریخ میں ایک سنہرا باب یہ جلسہ نہ صرف بزم اردو ادب کی مسلسل تیسری کاوش تھی، بلکہ اردو زبان و تہذیب کے فروغ کے لیے خلوص، تنظیم، اور فکری بیداری کا خوبصورت مظاہرہ بھی تھا۔ ادب کی یہ مجلس، مستقبل کے کاروانِ علم وادب کے لیے ایک روشن چراغ اور مضبوط رہنما ثابت ہوسکتی ہے، ان شاء اللہ۔

امریکہ اسرائیلی جنگی جرائم میں برابر کا شریک ہے، میلر کا بیان اعتراف جرم: حماس

غزہ: 4/جون: اسلامی تحریک مزاحمت حماس نے امریکی محکمہ خارجہ کے سابق ترجمان میتھیو میلر کے اس بیان کو نہایت اہم قرار دیا ہے، جس میں انہوں نے اعتراف کیا کہ اسرائیل نے غزہ میں جنگی جرائم کا ارتکاب کیا۔ حماس کا کہنا ہے کہ یہ بیان نہ صرف اسرائیلی مظالم کی تصدیق ہے بلکہ اس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ امریکی حکومت ان جرائم پر پردہ ڈالنے کی شعوری کوششوں میں ملوث رہی ہے۔ منگل کے روز جاری ایک بیان میں حماس نے کہا کہ میتھیو میلر نے کھلے الفاظ میں اعتراف کیا ہے کہ انہیں اپنے عہدے پر رہتے ہوئے سچ بولنے کی اجازت نہیں تھی اور وہ امریکی حکومت کے سرکاری بیانیے کی پابندی پر مجبور تھے۔ حماس کے مطابق میلر کا یہ مقف امریکی انتظامیہ کے قابض اسرائیل کے ساتھ گہرے سیاسی گٹھ جوڑ اور فلسطینی عوام پر ڈھائے جانے والے مظالم پر اس کی مجرمانہ چشم پوشی کو بے نقاب کرتا ہے۔ حماس نے زور دیا کہ میلر کا اعتراف صرف قابض اسرائیل کے جرائم کو ہی بے نقاب نہیں کرتا بلکہ واشنگٹن کو بھی کٹھرے میں لا کھڑا کرتا ہے، کیونکہ امریکہ نہ صرف اسرائیل کو مالی اور عسکری مدد فراہم کر رہا ہے بلکہ اسے سیاسی وسفارتی تحفظ بھی دے رہا ہے اور ذرائع ابلاغ کے ذریعے عالمی رائے عامہ کو گمراہ کرنے کی مہم بھی چلا رہا ہے۔ بیان میں بین الاقوامی برادری اور عالمی عدالتی اداروں سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اس اہم انکشاف کو محض ایک بیان کے طور پر نہ لیں بلکہ فوری طور پر تحقیقات کا آغاز کریں، اور ان تمام عناصر کو قانون کے کٹھرے میں لائیں جو ان جرائم میں براہ راست یا بالواسطہ شریک رہے ہیں چاہے وہ اسرائیلی جنگی مجرم ہوں یا ان کے پشت پناہ۔ واضح رہے کہ 7 اکتوبر سنہ 2023 سے اب تک اسرائیل کو امریکہ کی کھلی پشت پناہی حاصل ہے اور اس دوران غزہ میں جاری نسل کشی میں 1 لاکھ 78 ہزار سے زائد فلسطینی شہید یا زخمی ہو چکے ہیں، جن میں اکثریت بچوں اور خواتین کی ہے۔ مزید برآں، 11 ہزار سے زائد افراد لاپتہ ہیں جبکہ لاکھوں فلسطینی اپنا گھر بار چھوڑنے پر مجبور ہو چکے ہیں۔

بزمِ مدنی کے زیرِ اہتمام

یادِ مائل میں سجی چراغوں جیسی شعری شام......!

بارہ بنکی: 4/جون (ابوشحمہ انصاری) مقامی ادبی تنظیم "بزمِ مدنی" کے زیرِ اہتمام ایک عظیم الشان مشاعرہ استاد شاعر مائل چوکھنڈوی کی یاد میں منعقد ہوا، جس کی صدارت عاصی چوکھنڈوی نے کی۔ اس یادگاری وتعزیتی مشاعرے میں ذکی طارق بارہ بنکوی نے بطور مہمانِ خصوصی اور عرفان بارہ بنکوی نے بطور مہمانِ ذی وقار شرکت کی، جب کہ نظامت کے فرائض ممتاز شاعر راشد ظہور نے نہایت خوبصورتی سے انجام دیے۔ مشاعرے سے قبل ذکی طارق بارہ بنکوی نے "اردو زبان میں اختصار" کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے کہا اردو کی سب سے بڑی خوبی اس کی تہذیب اور اختصار ہے، ایک شعر میں کہی گئی بات کئی صفحات کے مقالے پر بھاری پڑتی ہے۔ ہمیں اس زبان کو صرف بولنا نہیں، برتنا بھی سیکھنا ہوگا۔ محفل کا آغاز اسد بارہ بنکوی کی دلنشین نعتِ پاک سے ہوا۔ اس کے بعد عاصی چوکھنڈوی نے استادِ محترم مائل چوکھنڈوی کی شخصیت اور شاعری پر پُراثر گفتگو کی اور ان کے ساتھ گزارے چالیس برسوں کی یادوں کو ایک غمگین مگر ادبی شان سے بیان کیا۔ پھر باقاعدہ مشاعرے کی شروعات ہوئی، جو دیر رات تک کامیابی اور جذبات کے تاثر کے ساتھ جاری رہا۔ ذیل میں منتخب اشعار قارئین کے ذوق کی نذر ہیں:

اس سے بڑھ کر بد نصیبی اور کیا ہوگی بھلا
دھوپ میں بیٹا کھڑا ہے ماں کا سایہ چھوڑ کر

عاصی چوکھنڈوی

اٹھا لیا ہے جو اس نے بڑھ کر
ہمارا گرنا اچھال سا ہے

ذکی طارق بارہ بنکوی

در پہ دستک ہوئی یوں لگا
شامِ غم کی سحر ہو گئی

عرفان بارہ بنکوی

میں نے سیکھا ہے سبق اس سے حیا داری کا
جس سے خود رب کے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں

اثر سیدنپوری

میں تو رہتا ہوں بے خبر خود سے
جب وہ میرے قریب رہتے ہیں

راشد ظہور

سب بھٹکتے ہیں ابھی تک آستاں در آستاں
میری پیشانی کو تیرا سنگِ در اچھا لگا

مشتاق بزمی

تجھے اپنا کے ماں کو چھوڑ تو دیں
مگر قدموں میں جنت ہے کریں کیا

آفتاب جامی

تم حسینوں سے کبھی دل نہ لگانا دلکش
کیا پتہ کب یہ کرا دیں تمہیں کالا پانی

دلکش چوکھنڈوی

جہاں سے روشنی ملتی ہے چاند سورج کو
مرا چراغ بھی جلتا اسی دیار سے ہے

وکیل چوکھنڈوی

کٹ گیا ہے سر یہ میرا اس کا کوئی غم نہیں
جان دیدی مسجدِ اقصیٰ جو تیری آن پر

مصباح رحمانی

تنگیٔ قبر بھی خیال میں رکھ
اتنا اونچا نہ گھر بنائے جا

راشد رفیق

جس میں اسیر تھا میں وہ زنجیر کیا ہوئی
آخر تمہاری زلفِ گرہ گیر کیا ہوئی

سحر ایوبی

کالے کوّے کے جیسا وہ کالا ہے پر
بولتا ہے ہمیں اک پری چاہئے

چٹک چوکھنڈوی

اے مری جانِ غزل تیری محبت کی قسم
منتظر تیرا میں رہتا ہوں مگر شام کے بعد

قمر سکندر پوری

بھوکا رہا تمہارا پڑوسی تمام رات
کیسے تمہارے حلق سے لقمہ اتر گیا

خالد بانسوی

کچھ سمجھ میں مرے نہیں آتا
خود سے کیسا ہے فاصلہ مجھ میں

ارشد بارہ بنکوی

تب تک حسین اور یہ دلکش نظارے ہیں
جب تک کہ والدین یہ گھر میں ہمارے ہیں

عاصم اقدس رامپوری

دور اپنا کبھی جب آئیگا
تم بچو گے نہیں بچانے سے

ماہر بارہ بنکوی

ماں نے سلایا جس طرح شفقت سے گود میں
پھر اس کے بعد ایسے سلایا نہیں گیا

السعود رامپوری

شام سے پہلے جو پہنچوں نہ میں گھر کو اپنے
میری ماں کو عجب ہو جاتا ہے ڈر شام کے بعد

ابوزر انصاری

ان شعراء کے علاوہ اقبال بانسوی اور نعیم سکندر پوری نے بھی اپنا کلام پیش کیا اور خوب داد و تحسین حاصل کی۔ مشاعرے کے اختتام پر "بزمِ مدنی" کے جنرل سکریٹری راشد رفیق نے تمام شعراء وسامعین کا شکریہ ادا کیا اور اعلان کیا کہ اگلا ماہانہ طرحی مشاعرہ 25 جون کو بعد نمازِ عشاء درج ذیل مصرع پر ہوگا:

"دل سے تمہاری یاد بھلانا محال ہے"

قافیہ: بھلانا، بتانا، نبھانا

ردیف: محال ہے

حضرت مولانا ابواختر قاسمی کی زندگی جہد مسلسل سے عبارت تھی: امیر شریعت

امارت شرعیہ میں منعقد تعزیتی نشست سے دیگر علماء کرام کا خطاب

بیگوسرائے: 4/جون: ریاست بہار کے نامور عالم دین، ممتاز ترین معلم اور منفرد لب ولہجہ کے خطیب حضرت مولانا سید ابواختر قاسمی طویل علالت کے بعد ۳/جون کو رحلت فرماگئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مولانا کے سانحہ ارتحال پر مرکزی دفتر امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں ایک تعزیتی نشست حضرت امیر شریعت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی مدظلہ کی صدارت میں منعقد ہوئی، جس میں حضرت امیر شریعت نے مولانا کی وفات پر گہرے صدمہ کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ قدرت نے انہیں متنوع کمالات، خوبیوں اور صلاحیتوں سے نوازا تھا، ان کی زندگی جہد مسلسل سے عبارت تھی، اللہ ان کی مغفرت فرمائے، انہوں نے فرمایا کہ ہم سب کو بھی ایک نہ ایک دین رب کے حضور پہنچنا ہے، موت ایک اٹل حقیقت ہے، اس کی تیاری کرتے رہنا چاہئے، اور اپنے عمل وکردار سے اللہ کی رضا وخوشنودی حاصل کرنی چاہئے، حضرت امیر شریعت نے فرمایا کہ جب بھی کوئی انسان مرتا ہے تو وہ پھر روز محشر میں ہی اٹھے گا، اس وقت کا کیا عالم ہوگا اس کی فکر ہمیں اسی وقت سے ہی کرنی ہے تاکہ ہم اللہ کے حضور سرخروئی حاصل کرسکیں، امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کے قائم مقام ناظم مفتی محمد سعید الرحمن قاسمی نے تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مولانا ایک بافیض معلم ومدرس اور باکمال مربی تھے، عرصہ تک مدرسہ امدادیہ لہریاسرائے دربھنگہ، شفیع مسلم ھائی اسکول اور جامعہ رحمانی مونگیر میں درس وتدریس کی خدمت کی انجام دی، اللہ تعالیٰ نے انہیں افہام وتفہیم کا زبردست ملکہ عطا فرمایا تھا، جن سے سیکڑوں بچے فیضیاب ہوئے اور ایک کامیاب زندگی گزار کر رب ذوالجلال سے جاملے، اللہ تعالیٰ ان کی دعوتی و اصلاحی خدمات کو شرف قبولیت سے نوازے، مولانا مفتی محمد احتکام الحق قاسمی قائم مقام مفتی نے کہا کہ مولانا ابواختر قاسمی ایک ممتاز عالم دین، بے مثال خطیب اور ملی درد رکھنے والے نامور عالم دین تھے، ان کے وصال سے ایک بڑا علمی خلا پیدا ہوگیا ہے، مولانا احمد حسین قاسمی معاون ناظم نے مولانا مرحوم کی زندگی اور ان کی دینی وملی خدمات پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور کہا کہ مدرسہ اسلامیہ جھگڑوا دربھنگہ کی خون جگر سے آبیاری کر کے اس کو ترقی کے بام عروج پر پہنچایا، وہ ضلع بیگوسرائے سے تعلق رکھتے تھے مگر انہوں نے دربھنگہ، سمستی پور، اور مدھوبنی کے علاقہ کو اپنی دعوت وتبلیغ کا مرکز بنایا، اور ایک باکمال شخصیت کی حیثیت سے متعارف ہوئے، مولانا محمد رضوان احمد ندوی معاون مدیر ہفت روزہ اخبار نقیب نے کہا کہ مولانا ایک بڑے دوراندیش اور صاحب بصیرت عالم دین تھے، طبیعت میں ظرافت و مزاح کا عنصر غالب تھا، اس لئے اپنی تقریر سے سامعین کے دلوں کو موہ لیتے تھے، مولانا کی خدمات کا دائرہ پھیلا ہوا ہے، سماجی، و معاشرتی سطح پر پیدا ہونے والی ناہمواریوں کے حل کے لئے کوشاں رہتے، ان کا امارت شرعیہ اور اس کے اکابر سے گہرا اور قلبی لگاؤ تھا، ایسے ملی درد رکھنے والے عالم دین کا ہمارے درمیان سے اٹھ جانا ایک بڑا علمی سانحہ ہے اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اس تعزیتی نشست میں ضلع سہرسہ موضع سونپورہ سمری بختیار پور کے مشہور ومعروف حافظ وقاری محمد ابوالکلام بانی ومہتمم جامعہ نسواں چوارہ شیخ پورہ کے وصال پر بھی دلی رنج وغم کا اظہار کیا گیا، بعد ازاں مذکورہ دونوں بزرگوں کی وفات پر دکھ کا اظہار کرتے ہوئے حضرت امیر شریعت نے اجتماعی طور پر دعائے مغفرت کرائی اور ایصال ثواب کا اہتمام کرایا، رب کائنات ان دونوں کو درجات عالیہ سے سرفراز فرمائے اور پسماندگان کو صبر وثبات کی توفیق بخشے۔ نشست کا آغاز مولانا راشد انور قاسمی معاون قاضی کی تلاوت سے ہوا، اور حضرت امیر شریعت مدظلہ کی رقت آمیز دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

کالج آف انجینئرنگ منصورہ: شعبہ میکانیکل کے طلباء کی الائڈ ایرو کمپنی (پونہ) میں تقرری

مالیگاؤں: 4/جون (پریس ریلیز) جامعہ محمدیہ ایجوکیشن سوسائٹی (منصورہ) کے زیر انصرام جاری مولانا مختار احمد ندوی ٹیکنیکل کیمپس (MMANTC) اپنی معیاری تعلیم، عملی تربیت اور جدید تدریسی طریقوں کی بدولت مسلسل کامیابیوں کی راہ پر گامزن ہے۔ ہمیں یہ اعلان کرتے ہوئے بے حد خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ شعبہ میکانیکل انجینئرنگ کے ہونہار طلباء ابو سعد، اور رضوان خان کا پونے شہر کی مشہور الائڈ ایرو کمپنی میں انتخاب ہوا۔ یہ کامیابی نہ صرف ان کی محنت، لگن اور ادارے کے اعلیٰ تعلیمی معیار کی عکاسی کرتی ہے بلکہ کالج ہذا کے تعلیمی و تربیتی نظام اور پلیسمنٹ سیل کی موثر کارکردگی کا ثبوت ہے۔ واضح رہے کہ اس سال 8 مختلف معروف کمپنیوں میں کل 25 طلبہ کا انتخاب ہو چکا ہے نیز پلیسمنٹ سیل کی جانب سے طلبہ کی انڈسٹریز میں جاب کیلئے رہنمائی کی جا رہی ہے۔ ادارہ جامعہ محمدیہ کے چیئرمین جناب ارشد مختار صاحب اور سیکریٹری راشد مختار صاحب نے بھی ان طلباء کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ آج انجینئرنگ کالج اپنی شاندار تعلیمی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے طلبہ کو جدید ٹیکنالوجی سے ہم آہنگ کر رہا ہے۔ نیز ہمارا مقصد طلباء کو صرف ڈگری دینا نہیں بلکہ انہیں عملی طور پر تیار کرنا ہے، تاکہ وہ انڈسٹریز میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرسکیں۔ ڈاکٹر شاہ عقیل احمد (پرنسپل، انجینئرنگ کالج) اور پروفیسر یعقوب انصاری (پرنسپل، پالی ٹیکنیک) نے ان طلباء کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ یہ ہمارے ادارے کے لیے فخر کی بات ہے کہ ہمارے طلبہ کامیابی کی منازل طے کر رہے ہیں۔ منصورہ انجینئرنگ کالج ہمیشہ اپنے طلبہ کو نہ صرف تعلیمی میدان میں بلکہ عملی تکنیکی مہارتوں میں بھی بہترین تربیت فراہم کر رہا ہے تاکہ وہ بین الاقوامی کمپنیوں میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوا سکیں۔ ڈاکٹر دلاور حسین (ہیڈ، شعبہ میکانیکل انجینئرنگ) اور پروفیسر نورالامین (ہیڈ، ڈپلومہ میکانیکل انجینئرنگ) نے بھی اس کامیابی پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا یہ ہمارے اساتذہ اور خصوصی طور پر پروفیسر اسماعیل انصاری (ٹریننگ اینڈ پلیسمینٹ آفیسر) کی محنت اور طلباء کی مستقل مزاجی کا نتیجہ ہے۔ آج ہمارے طلبہ ہندوستان کی نامور کمپنیوں میں اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ وہیں طلباء کی اس کامیابی پر ڈاکٹر سلمان بیگ (ڈین اکیڈمکس)، ڈاکٹر نوید حسین (ڈین ریسرچ)، اور دیگر اساتذہ کرام نے بھی دل کی عمیق گہرائیوں سے مبارکباد پیش کیں۔

ناروے: فنڈز کی اسرائیل کو ترسیل اور اخلاقی پہلوں کا جائزہ لینے کا فیصلہ

اوسلو: 4 جون: ناروے کے جاری کردہ فنڈز کے استعمال کے اخلاقی پہلو کا جائزہ لینے والے ادارے نے اسرائیلی بنکوں کے ساتھ ناروے کے معاملات پر از سر نو غور کرنے کا فیصلہ لیا ہے۔ تاکہ یہ دیکھا جاسکے کہ ان فنڈز کا استعمال اخلاقی حدود و قیود اور اخلاقی اقدار کے تحت ہو رہا ہے یا نہیں۔ اس سلسلے میں ناروے کا[]واچ ڈاگ کا ادارہ یہ بھی دیکھے گا کہ اسرائیلی بنک ناروے کے فراہم کردہ فنڈز کو مقبوضہ مغربی کنارے میں استعمال کر رہے ہیں یا نہیں۔ اندازہ ہے کہ ان کا یہ جائزہ 500 ملین ڈالر نارویجن فنڈ کے استعمال کے حوالے سے ہوگا۔ ناروے میں قائم یہ ادارہ اخلاقی مجلس کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور یہ وزارت خزانہ کے تحت کام کرتا ہے۔ اس کا کام ان کمپنیوں کے پورٹ فولیوز یا دائرہ کار کو دیکھنا ہوتا ہے جن کے ساتھ نارویجین فنڈ ڈیل کرتا ہے۔ تاکہ ناروے کی پارلیمان کو اپنے جائزہ کی بنیاد پر فیصلہ کرنے یا نہ کرنے کی رپورٹ کر سکے۔ خبروں کے مطابق ایک انٹرویو میں نارویجن اخلاقی مجلس کے سربراہ سوین رچرڈ بریندٹ زنارب نے کہا وہ اس امر کا جائزہ لے رہے ہیں کہ اسرائیلی بنک یہودی آبادکاروں کے پیسوں کی کس طرح ضمانت دیتے ہیں جو مقبوضہ مغربی کنارے میں اپنا گھر بناتے ہیں۔ اس سلسلے میں ابھی تک ہم یہی دیکھ سکے ہیں اور مزید طریقوں پر بھی غور کیا جا رہا ہے۔ تاہم انہوں نے اس سوال کا جواب نہیں دیا کہ اس جائزہ میں کتنا وقت درکار ہوگا۔ نیز انہوں نے بینکوں کے ناموں کا بھی تذکرہ نہیں کیا۔ تاہم صرف یہ معلوم ہوسکا ہے کہ سال 2024 کے اختتام پر بنک میں اسرائیلی قرض دہندگان کے حصص میں تقریبا 500 ملین ڈالر موجود تھے۔

اُردو یونیورسٹی میں داخلوں کی تاریخ میں توسیع

حیدرآباد، 4 جون (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں تعلیمی سال 2025-26 کے لیے پوسٹ گریجویشن، ڈپلوما وسرٹیفکیٹ کورسز میں فارم داخل کرنے کی آخری تاریخ میں 19 جون 2025 تک توسیع کی گئی ہے۔ پروفیسر ایم ونجا، ڈائرکٹر نظامت داخلہ کے بموجب ملک بھر سے ملنے والی مختلف نمائندگیوں کے پیش نظر یونیورسٹی انتظامیہ نے داخلوں کی آخری تاریخ میں 15 دنوں کی توسیع کا فیصلہ کیا ہے۔ خواہشمند طلبہ اب داخلے کے لیے 19 جون تک درخواستیں داخل کر سکتے ہیں۔ یونیورسٹی میں میرٹ کی اساس پر دستیاب کورسز میں پوسٹ گریجویشن کے 24 پروگرام، ایک فل ٹائم پی جی ڈپلوما ان ٹیچنگ انگلش، پارٹ ٹائم پی جی ڈپلوما کے 4 پروگرام، ڈپلوما کے 10 کورسز، 7 سرٹیفکیٹ پروگرام کے علاوہ فیشن ٹیکنالوجی اور انٹیریئر ڈیزائن میں بی ایس سی، ڈپلوما اور سرٹیفکیٹ کورسز دستیاب ہیں۔ کورسز کے متعلق مزید معلومات یونیورسٹی کی ویب سائٹ پر موجود پراسپکٹس میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ ان تمام کورسز میں داخلوں کے لیے اہل امیدوار اپنی درخواستیں یونیورسٹی ویب سائٹ www.manuu.edu پر آن لائن داخل کریں۔ مزید تفصیلات کے لیے ہیلپ ڈیسک کے اس فون نمبر 040-23006612، ایکسٹنشن 1801 پر ربط پیدا کیا جاسکتا ہے یا نظامت داخلہ کو admissionsregular@manuu.edu.in پر ای میل بھی کیا جاسکتا ہے۔

امریکی حمایت یافتہ غزہ امدادی گروپ نے انجیلی پادری کو نیا چیئر مین مقرر کر دیا

واشنگٹن: 4/جون: غزہ ہیومینیٹیرین فانڈیشن (جی ایچ ایف) نے منگل کو ایک انجیلی بشارت کیجامل پادری کو اپنا نیا رہنما مقرر کیا ہے جن کے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے قریبی تعلقات ہیں۔ جی ایچ ایف نے ایک بیان میں اعلان کیا کہ گذشتہ ہفتے کے آخر میں جیک ووڈ کے حالیہ استعفی کے بعد قابلِ احترام ڈاکٹر جانی مور کا ایگزیکٹو چیئرمین کے طور پر اعلان کیا گیا۔ ووڈ نے کہا تھا کہ جی ایچ ایف "انسانی ہمدردی کے اصولوں" پر عمل نہیں کر رہی تھی۔ صدر ٹرمپ نے اس سے قبل جانی مور کو امریکی کمیشن برائے بین الاقوامی مذہبی آزادی (یو ایس سی آئی آر ایف) کا کمشنر مقرر کیا تھا۔ انہوں نے ایک بیان میں کہا، "جی ایچ ایف نے یہ ظاہر کیا ہے کہ کھانے کی بڑی مقدار محفوظ اور مثر طریقے سے ان لوگوں تک پہنچانا ممکن ہے جنہیں سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ مجھے اس اہم مشن کی انجام دہی اور یہاں کیا ہو رہا ہے، یہ بات انسانی امدادی برادری اور وسیع تر بین الاقوامی برادری کو سمجھانے میں مدد کو یقینی بنانے کے لیے اپنے تجربے کو بروئے کار لانے پر فخر ہے۔" انہوں نے کہا، جی ایچ ایف کا خیال ہے کہ غزہ کے لوگوں کی 'عزت اور ہمدردی کے ساتھ خدمت اولین ترجیح ہونی چاہیے' اور اس کوشش میں شامل ہونے کے لیے انہوں نے دوسروں کو خوش آمدید کہا۔ مور نے کہا کہ غزہ میں امدادی مقامات پر تشدد کی جھوٹی اطلاعات کا "مقامی آبادی پر منفی اثر ہوا ہے اور کسی اشد ضرورت کی حامل برادری کا اس سے بڑا کوئی نقصان نہیں ہوسکتا۔" گذشتہ دنوں غذائی امداد کے لیے تقسیمی مرکز پر جمع شدہ فلسطینیوں پر اسرائیل نے فائرنگ کر دی جس سے کئی افراد اپنی جان سے گئے۔ ان ہلاکتوں پر اقوامِ متحدہ نے شدید تنقید کی اور ان کی غیر جانبدار تحقیقات کا مطالبہ کیا۔

مکوکا ایکٹ کے ملزم کو پولس نے گولی چلا کر گرفتار کیا

ناندیڑ (ورق تازہ نیوز)۔ پربھاکر ہمبرڈے، ایک مجرم جو مکوکا ایکٹ کے تحت جیل میں تھا، کو پولیس نے منگل کو گولی مار کر گرفتار کرلیا۔ پولس انسپکٹر اومکانت چچولکر نے بتایا کہ اسکے خلاف کئی مقدمات درج ہیں۔ فائرنگ کے بعد پولیس سپرنٹنڈنٹ ابیناش کمار، ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سورج گورو، ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سشیل کمار نائک اور دیگر نے بھی اسپتال کا دورہ کیا۔ پربھاکر ہمبردے کے خلاف پولیس پر حملہ کا مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ وشنو پوری کے رہنے والے پربھاکر ہمبرڈے کے خلاف 9 انتہائی سنگین مقدمات درج ہیں۔ وہ کچھ دن پہلے مکوکا جیسے کیس سے ضمانت پر باہر آیا تھا۔ باہر آنے کے بعد بھی اس نے جرائم کا ارتکاب کیا۔ اسی تناظر میں منگل کی رات جب پولس انسپکٹر اوم کانت چچولکر اوران کا عملہ اسے گرفتار کرنے کی کوشش کررہا تھا تو پولیس کو دیکھ کر وہ پانگری روڈ کی طرف فرار ہوگیا۔ ملزم نے اپنے ساتھ لائی بندوق سے پولیس پر گولی چلائی۔ پولیس انسپکٹر اومکانت چچولکر نے اپنی اوراپنے پولیس عملے کی حفاظت کے لیے پربھاکر ہمبرڈے پر فائرنگ کیا۔ گولی اس کی ٹانگ سے گزرگئی۔ زخمی پربھاکر ہمبرڈے کو علاج کے لیے سرکاری اسپتال وشنو پوری میں داخل کرایا گیا ہے۔

دھرم آباد میں فرقہ پرست تنظیموں کی محلوں میں گھوم کر
مسلمانوں کو قربانی نہ کرنے کیلئے دھمکیاں
ابو عاصم اعظمی کا وزیراعلیٰ، ڈی جی پی کو مکتوب

ناندیڑ: 4/جون۔(ورق تازہ نیوز) مہاراشٹرا کے ضلع ناندیڑ کے تعلقہ دھرم آباد سے عیدالاضحیٰ سے قبل ایک متنازع واقعہ سامنے آیا ہے۔ سماج وادی پارٹی کے رہنما اور رکن اسمبلی ابو عاصم اعظمی نے ریاست کے وزیراعلیٰ اور پولیس ڈائریکٹر جنرل (DGP) کو خط لکھ کر دعویٰ کیا ہے کہ کچھ فرقہ پرست تنظیمیں ایک مخصوص کمیونٹی کے افراد کو قربانی نہ دینے کی دھمکیاں دے رہی ہیں، جس سے امن وامان کی صورتحال متاثر ہوسکتی ہے۔

الزام کیا ہے؟: اعظمی کا الزام ہے کہ دھرم آباد گاوں میں بجرنگ دل کے کارکن ہتھیاروں کے ساتھ گشت کررہے ہیں اور عیدالاضحیٰ کے دن قربانی نہ دینے کے لیے مقامی مسلم کمیونٹی پر دباو? ڈالا جارہا ہے۔ انہوں نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ اس صورتحال سے فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا ہونے کا اندیشہ ہے اور انتظامیہ کو فوری مداخلت کرنی چاہیے۔ یہ معلومات اعظمی نے دھرم آباد کے ایک مقامی باشندے شیخ لال احمد سے ملاقات کے بعد شیئر کیں، جنہوں نے مبینہ طور پر ان واقعات سے متعلق اطلاع دی تھی۔

ابو عاصم اعظمی کے مطالبات کیا ہیں؟: دھرم آباد اور آس پاس کے علاقوں میں اضافی پولیس بندوبست کیا جائے۔ دھمکیاں دینے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔ مذہبی آزادی اور امن قائم رکھنے کے لیے انتظامیہ سخت نگرانی کرے۔

انتظامیہ کا ردِعمل؟: اس پورے معاملے پر مقامی انتظامیہ کی طرف سے فی الحال کوئی سرکاری بیان جاری نہیں کیا گیا ہے۔ نہ ہی ابھی تک کسی قسم کے تشدد یا ٹکراو کی تصدیق ہوئی ہے۔ تاہم، اعظمی کی جانب سے اٹھائے گئے نکات کے پیش نظر امن وامان پر نظر رکھنا ضروری ہے۔ عیدالاضحیٰ جیسے مذہبی موقع پر کسی بھی قسم کا تناؤ ریاست میں سماجی ہم آہنگی کو متاثر کر سکتا ہے۔ یہ انتظامیہ کی ذمہ داری ہوگی کہ تہوار پرامن ماحول میں منایا جائے اور تمام کمیونٹیز کی مذہبی آزادی اور تحفظ کو یقینی بنایا جائے۔

مہاراشٹر حکومت نے عیدالاضحیٰ سے قبل
مویشی منڈیاں بند کرنے کا فیصلہ واپس لے لیا

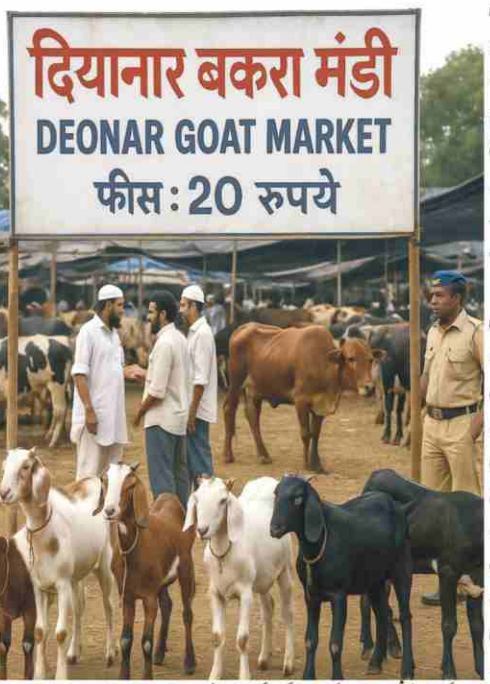

ممبئی: (ورق تازہ نیوز) ونچت بہوجن اگھاڑی (VBA)، کسانوں اور مسلم برادری کے احتجاج کے بعد حکومت کو فیصلہ واپس لینا پڑا۔ مہاراشٹر گوسیوا آیوگ کی جانب سے 27 مئی 2025 کو جاری کردہ مویشی منڈیوں کی بندش سے متعلق سرکلر کی اصل کاپی آن لائن دستیاب نہیں ہے۔ تاہم، معتبر ذرائع کے مطابق، یہ ایک مشاورتی ہدایت (advisory) تھی، نہ کہ قانونی حکم۔ اس ہدایت میں 3 سے 8 جون کے درمیان ریاست بھر کی مویشی منڈیوں کو بند رکھنے کی سفارش کی گئی تھی تاکہ گایوں اوران کی نسل کے ذبیحہ کو روکا جاسکے، جو مہاراشٹر اینیمل پریزرویشن ایکٹ 1995 کے تحت ممنوع ہے۔ براہ کرم نوٹ کریں کہ یہ سرکلر ایک مشاورتی ہدایت تھی اور اس کا قانونی نفاذ نہیں تھا۔

دیونار بکرا منڈی کی فیس میں بڑی کمی: بکرا منڈی کی فیس 200 روپے سے کم کرکے صرف 20 روپے کردی گئی، جس سے غریب کسانوں اور تاجروں کو فائدہ پہنچے گا۔

گوسیوا آیوگ کا متنازع حکم نامہ: گوسیوا آیوگ نے 27 مئی کو 3 تا 8 جون ریاست بھر کی مویشی منڈیاں بند رکھنے کی ہدایت دی تھی۔

فیصلے پر سخت تنقید: فیصلے کو آئینی اختیارات سے تجاوز، کسان مخالف، اور اقلیتوں کے خلاف قرار دیا گیا۔

وی بی اے کی قانونی کارروائی کی دھمکی: VBA نے دھنگر برادری اور مارکیٹ کمیٹیوں کو ساتھ لے کر عوامی مفاد میں عدالت جانے کی تیاری کی تھی۔

وزیراعلیٰ کی مداخلت: دیویندر فڈنویس نے مسلم نمائندوں سے ملاقات کے بعد بندش کا فیصلہ واپس لیا اور امن وامان کی یقین دہانی کرائی۔

سہولیات میں بہتری کا وعدہ: حکومت نے دیونار منڈی میں بنیادی سہولیات بہتر بنانے اور قربانی کے دوران سیکیورٹی یقینی بنانے کا اعلان کیا۔

معاشی سرگرمیوں کی بحالی: فیصلے سے کسانوں، دلالوں، ٹرانسپورٹرز، اور خٹک قریشی برادری کو روزگار کی بحالی میں مدد ملے گی۔

سماجی ہم آہنگی کی جیت: فیصلہ واپس لینا مہاراشٹر میں سماجی یکجہتی، آئینی اقدار، اور اقلیتی حقوق کے تحفظ کی علامت قرار دیا گیا۔

جاپانی قونصل جنرل یاگی کوجی کی نائب وزیراعلیٰ اجیت پوار سے ملاقات

ممبئی: نائب وزیراعلیٰ اجیت پوار سے آج سہیا? دری گیسٹ ہاؤس میں جاپان کے قونصل جنرل یاگی کوجی نے شائستہ ملاقات کی۔ اس موقع پر دونوں رہنماؤں کے درمیان باہمی صنعتی و اقتصادی تعاون کو وسعت دینے کے ساتھ ساتھ سماجی اور ثقافتی شعبوں میں بھی اشتراک بڑھانے پر تفصیلی گفتگو ہوئی۔ اجیت پوار نے کہا کہ بھارت اور جاپان فطری شراکت دار ہیں اور دونوں ممالک کے درمیان روحانی اور ثقافتی رشتے قدیم اور مضبوط ہیں۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ بھارت کی صنعتی ترقی اور بنیادی ڈھانچے کی تعمیر میں جاپان کا اہم کردار رہا ہے۔ ان کے مطابق جاپان نے بھارت میں بڑے پیمانے پر صنعتی سرمایہ کاری کی ہے، اور مہاراشٹر میں اس وقت 300 سے زائد جبکہ پونے کے علاقے میں 50 سے زیادہ جاپانی کمپنیاں سرگرم عمل ہیں۔ اجیت پوار نے یقین دہانی کرائی کہ مہاراشٹر حکومت ان کمپنیوں کو بہتر صنعتی ماحول فراہم کرنے کے لیے ہرممکن اقدامات کرے گی۔ خاص طور پر سڑک، بجلی، پانی اور تحفظ جیسی بنیادی سہولیات کی فراہمی کو ترجیح دی جائے گی۔ انہوں نے پونے کے صنعتی علاقوں کی سڑکوں کی فوری مرمت کی ہدایت دی، اور سنٹس واڑی سے ہمپلے جگتاپ روڈ کے لیے 80 کروڑ روپے کی منظوری دیئے جانے کا اعلان بھی کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ زمین کے حصول کا عمل شروع ہو چکا ہے اور مانسون کے بعد سڑک کی تعمیر کا کام شروع کر دیا جائے گا۔ جہاں فوری مرمت درکار ہے، وہاں پونے میٹروپولیٹن ریجن ڈیولپمنٹ اتھارٹی (PMRDA) کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ کنکریٹ سڑکوں کی تعمیر فوری طور پر شروع کرے۔ ملاقات کے دوران یاگی کوجی نے ریاست میں جاپانی سرمایہ کاری کو مزید فروغ دینے پر زور دیا اور موجودہ کمپنیوں کو درپیش چیلنجز جیسے سڑک، بجلی، پانی، نقل وحمل، اور دیگر بنیادی سہولیات کے مسائل پر تفصیل سے گفتگو کی۔

گرام دربار مہم کے ذریعے دیہی عوام سے براہ راست رابطہ؛
عمری تعلقہ کو ڈویژنل کمشنر کی جانب سے سراہا گیا

ناندیڑ، 4 جون – چھترپتی سمبھاجی نگر ڈویژنل کمشنر کی پہل پر مراٹھواڑہ ڈویژن میں " گرام دربار" نامی ایک روزہ مہم مؤثر طور پر چلائی جارہی ہے، جس کا مقصد دیہی علاقوں میں براہ راست پہنچ کرعوام سے رابطہ قائم کرنا ہے۔ اس مہم کے ذریعے مرکزی اور ریاستی حکومت کی مختلف فلاحی اسکیمیں گاؤں کے عام لوگوں تک براہِ راست پہنچائی جارہی ہیں۔ گرام دربار کے تحت ناندیڑ ضلع میں عوامی نمائندے، انتظامیہ کے افسران اور مختلف محکموں کے سربراہان گاؤں میں جاکر دیہی عوام سے براہ راست بات چیت کررہے ہیں۔ اس مہم کا بنیادی مقصد اسکیموں کی معلومات دینا، شکوک وشبہات دور کرنا اور زمینی سطح پر عمل آوری کی نگرانی کرنا ہے۔ اس مہم میں عمری تعلقہ نے خاص طور پر قابلِ ذکر کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ تعلقہ کی 58 گرام پنچایتوں میں سے اب تک 16 گرام پنچایتوں میں کامیابی سے گرام دربار منعقد کیے جاچکے ہیں۔ اس شاندار عمل آوری پر گروپ ڈویلپمنٹ آفیسر وی. آر. آربڈواڈ کو ڈویژنل کمشنر کے ہاتھوں توصیفی سند دے کرسراہا گیا ہے۔ ضلع میں ہر بدھ کے روز کسی ایک گاؤں میں یہ مہم چلائی جارہی ہے۔ ابتدائی طور پر بڑے گاؤں میں اور بعد میں چھوٹے گاؤں میں بھی اس کا دائرہ پھیلایا جارہا ہے۔ اس میں گرام پنچایت دفتر، اسکول، آنگن واڑی، طبی کیمپ، مویشی پالن محکمہ کی خدمات اور مختلف اسکیموں کا عملی نفاذ شامل ہے۔ اس نمایاں کارکردگی پر ضلع پریشد کی چیف ایگزیکیٹو آفیسر اور منتظم میگھنا کاولی نے گروپ ڈویلپمنٹ آفیسر آربڈواڈ کو خصوصی مبارکباد دی ہے۔ ضلع کے دیگر تعلقوں میں بھی گرام دربار مہم مؤثر طور پر چلائی جارہی ہے، جو کہ حکومتی اسکیموں کو دیہی عوام تک پہنچانے کا ایک بہترین ذریعہ ثابت ہورہی ہے۔

پاکستان کو بے نقاب کرنے والے
اویسی کا ملک واپسی پر شاندار استقبال

نئی دہلی: اے آئی ایم آئی ایم سربراہ اسد الدین اویسی حال ہی میں نمائندہ وفد کے ساتھ سعودی عرب اور کویت جیسے عرب ملکوں کے دورہ پر تھے۔ جہاں انہوں نے عالمی منچ پر ہندوستان کا موقف مضبوطی سے پیش کیا ساتھ ہی دہشت گردی کو لے کر پاکستان کے جھوٹ کی پول کھول کر رکھ دی۔ اویسی کے اس انداز نے ملک بھر میں خوب سرخیاں بٹوریں۔ اب وہ اپنے وفد کے ساتھ ہندوستان واپس آ گئے ہیں جہاں حیدرآباد پہنچنے پر ان کا بہترین انداز میں استقبال ہوا۔

ادھو ٹھاکرے اور اویسی ایک ساتھ آئیں گے؟
شیوسینا (یو بی ٹی) اور مجلس کے اتحاد سے متعلق اہم اپڈیٹ

ممبئی 4/جون۔ (ورق تازہ نیوز) ریاست میں آئندہ دنوں میں مقامی خود مختار اداروں کے انتخابات ہونے والے ہیں۔ اس لیے تمام سیاسی جماعتوں نے اس کی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ پچھلے کچھ برسوں میں ریاست کی سیاست میں ایسے واقعات پیش آئے ہیں، جن کی وجہ سے اب یہ نہیں کہا جاسکتا کہ کون سی پارٹی کس کے ساتھ اتحاد کرے گی یا نہیں۔ ایسی ہی ایک نئی سیاسی ممکنہ تبدیلی کی خبر یہ ہے کہ ادھو ٹھاکرے کی پارٹی شیوسینا (ادھو بالا صاحب ٹھاکرے) اور اسدالدین اویسی کی پارٹی آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (AIMIM) کے درمیان اتحاد ہونے کی امکان ہے۔ اس حوالے سے تفصیلی معلومات درج ذیل ہیں:

AIMIM نے اتحاد کے اشارے دیے: AIMIM کی مہاراشٹر یونٹ نے آئندہ مقامی خود مختار اداروں کے انتخابات میں شیوسینا (یو بی ٹی) کے ساتھ اتحاد کرنے کے اشارے دیے ہیں۔ کچھ دن پہلے رکن اسمبلی آدتیہ ٹھاکرے نے ریاست کے مفاد میں تمام غیر-مہایوتی جماعتوں کو ایک ساتھ آنے کی اپیل کی تھی۔ اس کے بعد AIMIM نے اتحاد پر مثبت اشارے دیے ہیں۔

AIMIM کے رکن اسمبلی مفتی اسماعیل قاسمی کا بیان: AIMIM کے مالیگاو?ں سے رکن اسمبلی مفتی اسماعیل قاسمی نے کہا: ”ہماری خواہش ہے کہ ٹھاکرے اور اویسی ایک ساتھ آئیں۔ مذہب ہمارے لیے مسئلہ نہیں ہے، ہم ترقیاتی ایشوز پر بات کر سکتے ہیں۔ اگر کوئی ہمیں ترقیاتی ایجنڈے پر بات کے لیے بلاتا ہے تو ہم خود آگے آئیں گے۔ تاہم، اتحاد سے متعلق حتمی فیصلہ AIMIM کے سربراہ اویسی صاحب ہی کریں گے۔

”ہم پہلے بھی اتحاد کی کوشش کر چکے ہیں“ – مفتی اسماعیل قاسمی: اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے مفتی اسماعیل قاسمی نے مزید ایک اہم بات کہی۔ وہ بولے ”ہم نے پچھلے اسمبلی انتخابات میں بھی اتحاد کرنے کی کوشش کی تھی۔ ہم مہاوکاس اگھاڑی میں شامل ہونا چاہتے تھے، مگر ہمیں شامل نہیں کیا گیا۔ اب آدتیہ ٹھاکرے نے اپیل کی ہے، لیکن وہ ہمیں ساتھ لیں گے یا نہیں، یہ آنے والا وقت ہی بتائے گا۔“

مساجد پر لاؤڈ اسپیکر کے خلاف پولیس کارروائی پر روک لگانے کا مطالبہ
نواب ملک کی قیادت میں این سی پی لیڈران کی نائب وزیراعلیٰ اجیت پوار سے ملاقات

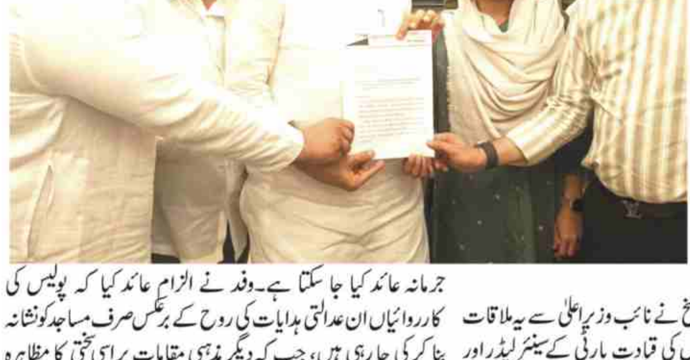

ممبئی: ریاست مہاراشٹر میں مساجد پر نصب لاو?ڈ اسپیکروں کے خلاف جاری پولیس کارروائیوں پر سخت اعتراض کرتے ہوئے نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (این سی پی) کی ریاستی ترجمان اور انوشکتی نگر اسمبلی حلقے سے رکن اسمبلی ثنا ملک شیخ نے نائب وزیراعلیٰ اور این سی پی کے قومی صدر اجیت پوار سے ملاقات کی۔ اس دوران انہوں نے ایک تفصیلی مکتوب اجیت پوار کو پیش کیا، جس میں مساجد کو نشانہ بنا کر کی جارہی مبینہ یکطرفہ کارروائیوں کو مذہبی ہم آہنگی کے خلاف قرار دیا گیا ہے۔ ثنا ملک شیخ نے نائب وزیراعلیٰ سے یہ ملاقات ایک نمائندہ وفد کے ہمراہ کی، جس کی قیادت پارٹی کے سینئر لیڈر اور سابق وزیر نواب ملک نے کی۔ وفد میں سابق ایم ایل اے ذیشان صدیقی اور موجودہ ایم ایل سی ادریس نائیک واڑی بھی شامل تھے۔ وفد نے نائب وزیراعلیٰ کو بتایا کہ ریاست کے مختلف اضلاع، خصوصاً ممبئی، تھانے، پونہ اور اورنگ آباد جیسے شہروں میں مساجد پر لاو?ڈ اسپیکر کے استعمال کو لے کر پولیس کی کارروائیاں غیر منصفانہ اور یکطرفہ انداز میں کی جارہی ہیں۔ ان کارروائیوں سے نہ صرف مسلم طبقے میں بےچینی پیدا ہورہی ہے بلکہ فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو بھی خطرہ لاحق ہوگیا ہے۔ مکتوب میں واضح کیا گیا ہے کہ سپریم کورٹ اور ممبئی ہائی کورٹ نے لاو?ڈ اسپیکر کے استعمال کے لیے اوقات اور آواز (ڈیسبل) کی سطح سے متعلق واضح رہنما ہدایات جاری کی ہیں، جن پر ریاست بھر میں تمام مذاہب کے ماننے والے، بالخصوص مسلمان، عمل کررہے ہیں۔ سپریم کورٹ کی ہدایت کے مطابق رات 10 بجے سے صبح 6 بجے تک لاو?ڈ اسپیکر کا استعمال ممنوع ہے اور ممبئی ہائی کورٹ نے آواز کی شدت (ڈیسبل) کی حد مقرر کی ہے، جس کی خلاف ورزی کی صورت میں جرمانہ عائد کیا جا سکتا ہے۔ وفد نے الزام عائد کیا کہ پولیس کی کارروائیاں ان عدالتی ہدایات کی روح کے برعکس صرف مساجد کو نشانہ بنا کر کی جارہی ہیں، جب کہ دیگر مذہبی مقامات پر اسی سختی کا مظاہرہ نہیں کیا جارہا۔ اس طرح کی کارروائیاں ریاست کے سیکولر ڈھانچے اور آئینی اصولوں کے منافی ہیں اور ان سے مخصوص طبقے میں احساس محرومی پیدا ہورہا ہے۔ وفد نے نائب وزیراعلیٰ سے مطالبہ کیا کہ صرف اسی صورت میں کارروائی کی جائے جب ڈیسبل کی طے شدہ حد کی خلاف ورزی ثابت ہو اور کسی بھی کارروائی سے قبل مسجد کے ذمہ داران یا متولیوں سے بات چیت کی جائے تاکہ غیر ضروری کشیدگی سے بچا جا سکے۔ ثنا ملک شیخ نے اپنے مکتوب میں یہ بھی تجویز دی کہ ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ بلائی جائے، جس کی صدارت خود اجیت پوار کریں اور اس میں ریاست کے ڈائریکٹر جنرل آف پولیس، ممبئی پولیس کے سینئر افسران، متعلقہ مذہبی اداروں کے نمائندے اور سماجی رہنما شرکت کریں تاکہ اس حساس معاملے کا پائیدار اور متوازن حل تلاش کیا جا سکے۔ وفد نے امید ظاہر کی کہ حکومت مہاراشٹر، بالخصوص نائب وزیراعلیٰ اجیت پوار، اس حساس مسئلے پر فوری اور مثبت اقدام اٹھائیں گے تاکہ ریاست میں مذہبی آزادی، آئینی بالادستی اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو برقرار رکھا جا سکے۔

ممبئی کی اربوں کی زمین اڈانی کے حوالے، : ہرش وردھن سپکال
مدر ڈیری کی زمین اڈانی کو دینے کا فیصلہ واپس لیا جائے: کانگریس کا مطالبہ

ممبئی: ریاستی کانگریس صدر ہرش وردھن سپکال نے حکومت مہاراشٹر پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ بی جے پی اور اس کی اتحادی حکومت مہاراشٹر کے عوام کے بجائے اڈانی گروپ کے مفادات کی خدمت کررہی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ممبئی کے دونوں ہوائی اڈے پہلے ہی اڈانی کو دیے جاچکے ہیں، دھاراوی کی ری ڈیولپمنٹ کے نام پر ڈمپنگ گراؤنڈ کی زمین بھی اڈانی کو دے دی گئی ہے، کرلا میں واقع مدر ڈیری کی 8.5 ہیکٹیئر زمین بھی اڈانی کے سپرد کر دی گئی اور اب باندرہ میں MSRDC کے دفتر کی قیمتی زمین بھی انہیں دے دی گئی ہے۔ سپکال نے طنزیہ انداز میں سوال کیا کہ اب صرف منترالیہ، اسمبلی اور دیگر سرکاری دفاتر ہی باقی رہ گئے ہیں، کیا حکومت وہ بھی اڈانی کو سونپنے والی ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ سب کچھ نجی مفادات کے لیے کیا جارہا ہے، جب کہ ریاست میں کسان غیر موسمی بارش سے تباہ ہو چکے ہیں اور حکومت کے پاس ان کی مدد کے لیے وسائل نہیں ہیں۔ تلک بھون میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ہرش وردھن سپکال نے کہا کہ غیر موسمی بارش کے سبب کسانوں کی فصلیں تباہ ہوگئی ہیں، ان کی مالی حالت بدترین ہو چکی ہے۔ 'لاڈکی بہن' جیسی اسکیموں کے لیے حکومت کے پاس پیسہ نہیں ہے، کسانوں کی قرض معافی کے لیے بھی بجٹ نہیں ہے، لیکن اڈانی کو زمینیں دینے کے لیے حکومت ہر وقت تیار نظر آتی ہے۔ انہوں نے طنزیہ انداز میں کہا کہ مہاراشٹر کو ان سودوں کے بدلے صرف ”بھوپلا“ (کدو) ہی ملا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ کرلا کی مدر ڈیری کی قیمتی زمین اڈانی گروپ کو دینے کا فیصلہ فی الفور واپس لیا جائے۔ انہوں نے یہ بھی اعلان کیا کہ کانگریس قائدین جلد ہی ان کسانوں سے ملنے کے لیے متاثرہ علاقوں کا دورہ کریں گے جنہیں غیر موسمی بارش سے شدید نقصان ہوا ہے، اور اس کے بعد وہ گورنر مہاراشٹر سے ملاقات کرکے کسانوں کے لیے معاوضے کی مانگ کریں گے۔ اس پریس کانفرنس میں کانگریس کے ریاستی کارگزار صدر اور سی ڈبلیو سی کے رکن محمد عارف نسیم خان، نیز ریاستی کارگزار صدر کنال پاٹل بھی موجود تھے۔ نسیم خان نے کہا کہ مہاوکاس اگھاڑی کے دور حکومت میں جن زمینوں کو عوامی مفاد کے لیے محفوظ رکھا گیا تھا، بی جے پی حکومت انہیں ایک مخصوص صنعت کار کو دینے میں مصروف ہے، جو جمہوری نظام کے لیے تشویشناک ہے۔

راحت کریڈیٹ کو آپریٹیو سوسائٹی لمیٹیڈ ناندیڑ
ڈیلی کلیکشن ایجنٹ کی ضرورت ہے
Requirements for Daily Collection Agent
● امیدوار کا ناندیڑ کا رہنے والا ہونا ضروری ہے۔
● اُمیدوار کا کم ازکم بارہویں پاس ہونا ضروری ہے۔ گریجویشن کیے ہوئے اُمیدوار کو ترجیح دی جائے گی۔
● امیدوار کا راحت کے کسی نہ کسی ڈائریکٹر سے یا جماعت اسلامی کے کسی رکن یا ناندیڑ کے کسی معزز شہری سے شناسائی ہونا ضروری ہے۔
● ضروری اسناد کی Xerox کاپی صبح 11 تا 4 بجے تک راحت سوسائٹی کے دفتر واقع دیگلور ناکہ پر منیجر صاحب کے پاس جمع کرادیں، ضرورت کے حساب سے آپ سے ربط کیا جائے گا۔
سیکریٹری، راحت کریڈیٹ کو آپریٹیو سوسائٹی، ناندیڑ
Mobile No. 9421764652

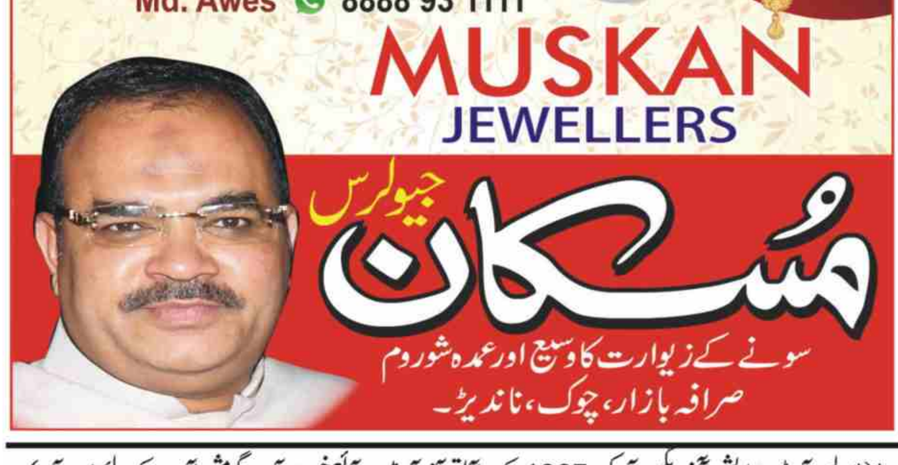

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کرکے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ آیڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded
● کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔